Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 محرم الحرام 1429 ہجری 24 صلح 1387 ہش 24 جنوری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَّاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ: ۱۵۸-۱۵۶)

"اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (سورۃ الرعد: ۲۳-۲۵)

"اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات۔ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اگر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔"

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہٗ خیر)

☆...... "حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے"۔

(منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ:

اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

"خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے۔ ہماری شریعت میں طلبِ اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے فالمدبرات امرًا (النّٰزعٰت: ۶)

ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دُعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا تعالیٰ سے جلد بازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے آج تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا۔ آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جا کر بچہ بنے گا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب بدلہ دیا جائے گا سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سِسکتا ہوا پاکستان عذاب میں کیوں مُبتلا ہے؟!

((2))

گزشتہ ہفتے ہم پاکستان کے خطرناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے وہاں پر آئے دن ہونے والے خوفناک خودکش بم دھماکوں کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ پاکستان میں دہشت گردی اور مذہبی منافرت انگیزی کی شروعات جماعت احمدیہ کے خلاف قانون سازی سے ہوئی تھی جبکہ 1974ء میں ملاؤں کے کہنے پر اُس وقت کے وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے بنگلہ دیش میں ہونے والی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے 1973ء کے پاکستانی قانون کی دفعہ 106 اور دفعہ 160 میں ترمیم کر کے لاکھوں احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ یہ قرارداد 30 جون 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوئی تھی اور قومی اسمبلی کے تمام ممبران نے جن کا تعلق کسی بھی مذہبی یا سیاسی جماعت سے تھا اس قرارداد کی تائید کی تھی۔ اس قرارداد کے پاس ہونے سے پہلے اور بعد میں دہشت گرد ملاؤں کو کھلی چھٹی دے دی کہ اس قرارداد کی خوشی میں وہ جتنا چاہیں احمدیوں کا خون بہائیں اور جیسا چاہیں ان پر ظلم کریں۔ چنانچہ ان دنوں پاکستان کی گلیوں میں احمدیوں کا خون باقاعدہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی شہ پر بہایا گیا تھا۔ یہ خون بہتا رہا اور احمدی ظلم و ستم سہتے رہے یہاں تک کہ ذوالفقار علی بھٹو کو تختہ دار پر چڑھانے والے فرعون زمانہ ضیاء الحق نے اپنی کرسی صدارت کو لمبا کرنے کیلئے ملاؤں کے کہنے پر پھر وہی نسخہ احمدیت کی مخالفت کا استعمال کیا۔ اور 1984ء میں ایک آرڈی نینس جاری کر کے دفعہ 298A کے بعد 298B کا اضافہ کیا جس کی رُو سے احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔ پھر دفعہ 298C کا اضافہ کر کے احمدی مسلمانوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی۔ پھر 1986ء میں ایک آرڈینینس جاری کر کے دفعہ 295 میں C کا اضافہ کر کے توہین رسالت قانون پاس کیا۔ یہ قانون دراصل احمدیوں کے لئے بنایا گیا تھا کیونکہ ملاؤں کے نزدیک احمدی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ ان ظالمانہ قوانین کے ذریعہ:

◆ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔
◆ ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔
◆ ان کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی۔
◆ ان کے اخبارات ورسائل کو ان قوانین کے دائرے میں لا کر ان کی آزادی تلف کی گئی۔
◆ توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات بنا کر سینکڑوں احمدیوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا۔
◆ ان ظالمانہ قوانین کے آڑ میں احمدیوں پر طرح طرح کے مظالم کی بارشیں برسائی گئیں ان کو تہ تیغ کیا گیا گلیوں بازاروں میں یہاں تک کہ ان کے گھروں میں گھس کر ان کو قتل کر دیا گیا۔ اسلام کے نام پر دکانوں اور مکانوں کو لوٹا گیا، جلایا گیا۔

لیکن چونکہ یہ جہاد اسلام اور خدا کے نام پر ہو رہا تھا اس لئے قانون نافذ کرنے والے خاموش تماشائی بنے کھڑے رہے یہاں تک کہ قانون نافذ کرنے والوں والوں کی موجودگی میں احمدیہ مساجد پر لکھے کلمہ طیبہ کو توڑا گیا اور اس پر رنگ پوت دیا گیا۔ احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی کتابیں ضبط کر لی گئیں قرآن مجید جلائے گئے۔ ان کے روحانی جلسوں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ ان کے بچوں کو سکولوں میں اور ان کے نوکری پیشہ افراد کو دفاتر میں ذلیل کیا گیا۔ کلیدی نوکریوں سے خارج کر دیا گیا۔ بازاروں اور دکانوں سے سودا سلف لینے سے روکا گیا ان کے برتن علیحدہ کر دئے گئے۔ نماز کی حالت میں ان کو ان کی مسجدوں سے دھکے مار کر نکالا گیا۔ احمدی ان تمام اذیتوں کو برداشت کرتے رہے سسکتے رہے اور خدا کے دربار میں روتے رہے لیکن ظالم ملا کو ذرا بھی رحم نہ آیا۔ ظالم گورنمنٹ پاکستان کا عدل وانصاف عنقا ہو گیا اور پاکستان کے شرفاء جیسے گونگے ہو گئے۔ موجودہ مہذب دنیا کی تاریخ میں پاکستان کی پہلی مثال ہے کہ باقاعدہ قانون سازی کر کے کسی قوم پر مظالم برسائے گئے ہوں۔ خدا کی تقدیر ان سب باتوں کو عرش سے دیکھتی رہی اور پھر اہل پاکستان کو ان تمام قسم کے عذابوں میں مبتلا کیا جن جن عذابوں میں وہ احمدیوں کو مبتلا کرتے رہے۔

❖ احمدیوں کو مسجدوں سے نکالا گیا ان کی مسجدوں کو جلایا گیا تو خدا نے ان کی مسجدوں کو خون سے بھر دیا ان کی مسجدوں کو دہشت گردی کے اڈے بنا دیا۔
❖ سیاستدانوں نے احمدیوں کے ستانے میں حصہ لیا تو آج سیاستدان سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ہیں۔
❖ پاکستانی عدالتوں نے ملاؤں کے رعب میں آ کر احمدیوں کے خلاف فیصلے دیئے تو آج وہی جج صاحبان مجبور کئے گئے کہ اپنے مخالفین کے حق میں فیصلے دیں۔ بصورت دیگر ان کو معزول ہونے کی سزائیں بھگتنی پڑیں اور آج پاکستان کی عدالتوں کا یہ حال ہو چکا ہے کہ عدالت کے نام پر بدترین ناانصافی ہو رہی ہے اور جن کا وقار ایک طرف اپنے ملک میں زائل ہو چکا ہے تو دوسری طرف بیرون دنیا میں ان' نشانہ تمسخر بنایا جا رہا ہے۔
❖ ملک ہر طرح کے کرپشن، قتل، اغوا اور لوٹ مار کا شکار ہو چکا ہے اور دن بدن یہ گراف آسمان کو چھو رہا ہے۔
❖ احمدیوں کے روحانی جلسے روکے گئے تو اب مخالفین اپنے جلسوں میں جانے سے کتراتے ہیں کہ کہیں لوٹ مار اور دھماکوں کا شکار نہ ہو جائیں۔ احمدیوں کو مساجد سے روکا گیا تو اب مخالفین بھی پاکستان کی مساجد میں اپنے بچوں کو بھجوانے سے ڈرتے ہیں۔

پاکستان کے ریٹائرڈ جج ڈاکٹر جاوید اقبال نے ایک موقع پر کہا تھا:-

"آج پاکستان اسلامی ریاست نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا اسٹیٹ ہے جس میں احترام آدمیت اور سچ کی کوئی قدر نہیں۔ کسی کے حقوق کا خیال نہیں کیا جاتا۔ منافقت اور کرپشن خون کا حصہ بن چکے ہیں ارکان اسمبلی کی اکثریت شراب پیتی ہے۔ ہم بطور قوم دوہرے معیار کا شکار ہیں۔ ایک طرف شراب پیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ (نیشن ویکلی 2 جنوری 1998ء)

یہ ہیں وہ ارکان اسمبلی جنہوں نے احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیا تھا اور یہ ہے وہ اسلامی ریاست جس کے متعلق پاکستان کے ایک ذمہ دار جج کو کہنا پڑا کہ آج کا پاکستان اسلامی ریاست نہیں ہے۔ سوچئے!! ہر وہ بات جو احمدیوں کے خلاف کی گئی یا ان کی تکذیب و توہین کی گئی وہ سب باتیں پاکستان کے تمام طبقہ کے لوگوں کے متعلق خود وہاں کے اپنوں نے ثابت کر دیں۔

پاکستان کے ایک معروف کالم نویس حمید اختر لکھتے ہیں:-

"وطن مالوف میں لاقانونیت، انارکی اور انسانی خون بہانے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ بلکہ ہر باشعور اور ذمہ دار شہری کے لئے لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف کارروائی کے بعد سے منگل 17 جولائی تک فوج اور پولیس اہلکاروں سمیت 137 افراد کو خودکش بم دھماکوں کے ذریعہ لقمۂ اجل بنایا جا چکا ہے۔ یہ تعداد بڑھ کر اب ڈیڑھ سو سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ اور زخمیوں کی تعداد ساڑھے تین صد کے قریب ہے اور چند ہی دن میں پاکستان کے طول وعرض میں دہشت گردی کے 22 واقعات ہو چکے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حالات کس رُخ پر جا رہے ہیں اور آنے والے دنوں میں اور کیا کچھ ہونے والا ہے۔"
(روزنامہ ایکسپریس، فیصل آباد، جولائی 2007 صفحہ: 12)

اخبار انقلاب ممبئی بے نظیر بھٹو کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

صرف 25-30 برس کی گزشتہ تاریخ (پاکستان) پر نظر رکھی جائے تو اس طرح کے قتل پاکستان میں معمولی بات لگتے ہیں۔ کتنے جید علماء کتنے ہی سیاسی رہنما کتنے ہی مہاجر قائدین اور دیگر ممتاز اور اہم شہری دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں جن میں سے چند نام تو ہماری زبان پر بے ساختہ چلے آئے ہیں جن میں صلاح الدین (مدیر تکبیر) مولانا یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزئی، حکیم محمد سعید، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا عارف الحسینی حسینی، مولانا حسن ترابی، اور مشہور شاعر رئیس امروہی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اپنے میدان میں بڑی اہمیت کے حامل تھے اگر ہمارے قارئین کا حافظہ کمزور نہ ہوا ہو تو انہیں یاد ہونا چاہئے کہ کوئی سال بھر قبل یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر بھی کراچی میں ایک جلسے میں نماز کے دوران ایک خودکش بم دھماکہ ہوا اور کئی علماء شہید ہو گئے۔ بہت دور نہ جایئے تو اس بقرعید کے دن نماز دوگانہ میں بھی یہی کچھ ہوا۔ یہاں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نہایت اہم شخصیات اس دہشت گردی کا شکار ہوتی رہیں اور افسوس واحتجاج بھی ہوا مگر ان کے قاتلوں کا کوئی سراغ آج تک سامنے نہیں آ سکا۔ (روزنامہ 'انقلاب' ممبئی، 29 دسمبر 2007ء)

ہم ثابت کر رہے ہیں کہ گزشتہ دہائیوں میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو کارروائیاں کی گئیں وہ خود اُن کے مخالفین کے چہروں پر پڑی ہیں اور وہ سب دنیا کی نظروں میں آج خطرناک دہشت گردوں کی صف میں کھڑے ہو گئے۔ صرف دنیا کی نظروں میں ہی نہیں بلکہ آج خود پاکستانیوں کی بھاری اکثریت جو پہلے ان کو مجاہدین کہتی تھی اب انہیں دہشت گرد کے نام سے پکار رہی ہے۔ ان مجاہدین کو اپنے متعلق دہشت گرد کے القاب کیوں سننے پڑ رہے ہیں دراصل یہ بھی ایک خدائی عذاب ہے، جس کی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آنحضرتؐ کا ہر عمل، ہر نصیحت، ہر بات، ہر لفظ اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ سے آپ کے مختلف پُر حکمت فیصلوں اور ارشادات کی روشن مثالوں کا تذکرہ

بعض دفعہ بڑی معمولی باتیں دوسروں کی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں تو ایسی صورت میں وضاحت کر کے شکوک کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دوسرا ٹھوکر سے بچے اور اپنے ایمان کو ضائع ہونے سے بچائے۔

احمدی یاد رکھیں کہ ہم نے کسی سے دشمنی کا بدلہ اور انتقام نہیں لینا بلکہ وہ راستہ اختیار کرنا ہے جو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسوہ سے پیش فرمایا۔

یہ ظلم جو احمدیوں پر ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے۔

شیخوپورہ کے ایک نوجوان ہمایوں وقار ابن سعید احمد صاحب ناصر کی شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔

انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 14 ردسمبر 2007ء بمطابق 14 رفتح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

آج میں اللہ تعالیٰ کی صفات سے سب سے زیادہ حصہ پانے والے یا اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے رنگ میں سب سے زیادہ رنگین ہونے والے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے وہ مظہر حقیقی جن سے زیادہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر نہیں چڑھا سکتا، یعنی حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا صفت حکیم کے حوالے سے ذکر کروں گا۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جن کی پیدائش زمین و آسمان کی پیدائش کی وجہ بنی۔ جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ پس آپؐ کا مقام اور آپؐ کے مبارک کلمات کی اہمیت ایسی ہے کہ ایک مومن کی ان پر نظر رہنی چاہئے۔ ایک تو وہ تزکیۂ نفس کے لئے تعلیم اور حکمت کی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کے ذریعہ ہمیں بتائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 152) جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے تمہارا رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور اس کی حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کا تمہیں پہلے کچھ علم نہ تھا۔

دوسرے آپؐ کے حکم، قول، عمل اور نصیحت جو روز مرہ کے معمولات سے لے کر قومی معاملات تک پھیلی ہوئی ہیں جس میں آپؐ کی ہر ایک بات، ہر عمل، ہر نصیحت، ہر کلمہ، ہر لفظ جو ہے وہ اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ اور دراصل تو آپؐ کا قول، عمل اور نصائح جو قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیم ہیں، اس کی تفسیر ہیں جو آپؐ کے ہر قول اور فعل میں جھلکتی ہیں۔ پس یہ اُسوہ حسنہ جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہر قول و فعل کو پُر حکمت بنانے کے لئے بھیجا ہے۔ یہی ہے جس کے پیچھے چل کر ہم حکمت و فراست کے حامل بن سکتے ہیں۔ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ تمہیں پاک کرنے اور تمہارے فائدے کے لئے یہ نبی جو بھی تمہیں سناتا ہے وہ یا ہمارا اصل کلام ہے جو سنایا جاتا ہے یا اس کی وضاحت ہے۔ اس لئے اس نبی کی کوئی بات بھی ایسی نہیں ہے جسے تم سمجھو کہ بے مقصد اور حکمت سے خالی ہے۔ اور پھر یہ نبی صرف تمہیں حکم نہیں دیتا کہ ایسا کرو۔ ایسا نہ کرو۔ نصیحت نہیں کرتا بلکہ عملی نمونے بھی دکھاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرو جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی ﷺ نے قائم فرمایا۔ پس ہر مومن کو آنحضرت ﷺ کی ہر بات کو سمجھنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے۔ اگر واضح طور پر سمجھ نہ بھی آئے تو یہ ایمان ہو کہ یقیناً اس میں کوئی حکمت ہے اور ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ یہی سوچ ہے جو ایک مومن کی شان ہونی چاہئے، مومن کے اندر ہونی چاہئے۔

اب میں آنحضرت ﷺ کی چند احادیث پیش کرتا ہوں جس میں مختلف امور بیان فرماتے ہوئے آپؐ نے ہماری عملی تربیت بھی فرمائی ہے۔

سب سے پہلے تو یہ حدیث پیش کرتا ہوں۔ ایک حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ کَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ (سنن ابن ماجه ۔کتاب الزهد ۔باب الحكمة) حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں کہیں وہ اسے پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

اس میں جہاں یہ واضح فرمایا کہ حکمت کی بات کہیں سے بھی ملے خواہ وہ غیر مذہب والے سے ملے، غریب سے ملے، بچے سے ملے، تمہارے خیال میں کوئی جاہل ہے، کم پڑھا لکھا ہے اس سے ملے، لیکن یہ دیکھو کہ بات کیا ہے۔ اگر حکمت ہے تو اس کو اپنا لو کیونکہ تم اس کے حقدار ہو۔ اسے تکبر سے ردّ نہ کرو یا یہ نہ سمجھو کہ جو کچھ مجھے پتہ ہے وہی سب کچھ ہے۔ بلکہ غور کرتے ہوئے اسے اختیار کرو۔

اب دیکھیں وہ ایک بچے کی حکمت کی بات ہی تھی جو اس نے بزرگ کو کہی تھی۔ واقعہ آتا ہے بارش میں ایک بچہ چلا جا رہا تھا تو بزرگ نے کہا کہ دیکھو بچے آرام سے چلو کہیں پھسل نہ جانا۔ بچے نے کہا کہ اگر میں پھسلوں گا تو صرف مجھے چوٹ لگے گی لیکن آپ تو قوم کے راہنما ہیں، روحانی راہنما ہیں۔ آپ اگر پھسلے تو پوری قوم کے پھسلنے کا خطرہ ہے، متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ تو بڑی حکمت کی بات ہے جو ایک بچے کے منہ سے نکلی۔

دوسرے اس طرف توجہ دلائی کہ ایک مومن کو فضولیات سے بچتے ہوئے حکمت کی باتوں کی تلاش رہنی چاہئے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم اپنی زندگی گزاریں گے تو بہت سی لغویات اور فضول باتوں سے بچ جائیں گے۔

پھر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشک دو آدمیوں کے متعلق جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا رہے۔ اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلے کرتا ہے اور

اسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔(صحیح بخاری باب الاغتباط فی العلم والحکمة)

اس میں مومنوں کے ذمے یہ کام بھی کر دیا کہ حکمت کو آگے بھی پھیلاؤ۔ حاصل بھی کرو اور پھر آگے پھیلاؤ تمہارے تک محدود نہ رہ جائے۔ اگر کوئی پُر حکمت اور علم کی بات ہے تو مومن کی شان یہی ہے کہ اسے آگے پھیلاتا چلا جائے تا کہ حکمت وفراست قائم کرنے والا معاشرہ قائم ہو۔ ایسی مجالس جن میں حکمت کی باتیں ہوتی ہوں آنحضرت ﷺ نے انہیں نِعْمَ الْمَجْلِس کا نام دیا ہے۔

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ (بن مسعود) نے کہا کہ کیا ہی عمدہ وہ مجلس ہے کہ جس میں حکمت والی باتیں پھیلائی جاتی ہیں۔ یہ براہ راست آنحضرت ﷺ کی طرف تو روایت نہیں ہے۔ لیکن یہ انہوں نے سنا اور فرمایا کہ کیا ہی عمدہ مجلس ہے جس میں حکمت کی باتیں پھیلائی جائیں اور جس میں رحمت کی امید کی جاتی ہے۔

(سنن الدارمی۔ باب من هاب الفتيامخافة)

تو یہ ہماری مجالس کے معیار ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ لغو مجالس سے اٹھ جاؤ۔ ایسی مجالس سے بھی اٹھ جاؤ جہاں دین کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں۔ مذہب پر منفی تبصرے ہو رہے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق فضول باتیں ہو رہی ہوں۔ اگر تمہارے علم میں ہے تو سمجھانے کے لئے اور اس لئے کہ کچھ لوگوں کا بھلا ہو جائے اور یا جو کوئی بھی صاحب علم ہیں وہ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اگر ایسی مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر دیکھیں کہ یہ لوگ صرف ڈھٹائی سے کام لے رہے ہیں، سمجھنا نہیں چاہتے تو پھر ایسی مجلس سے اٹھ جانے کا اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ کیونکہ پھر فرشتے ایسی مجلسوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور ایک مومن کو تو ایسی مجلس کی تلاش ہونی چاہئے جس میں حکمت کی باتیں ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کرے۔(سنن الترمذی۔کتاب المناقب باب مناقب عبداللہ بن عباسؓ) آپؐ کے نزدیک اس کی اتنی اہمیت تھی۔ یہ اتنا بڑا تحفہ تھا کہ آپؐ نے دعا دی۔

پھر علم اور حکمت کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور انداز جس کا جنگی قیدیوں کے سلسلہ میں روایت میں ذکر آتا ہے، یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان قیدیوں کو جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ انصار کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو آزاد ہوں گے۔ چنانچہ بچے جب لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جاتے تھے تو ان قیدیوں کو جو جنگی قیدی تھے، آزاد کر دیا جاتا تھا۔(طبقات لابن سعد۔جلد 2صفحہ260)۔ یہ اہمیت تھی آپؐ کی نظر میں علم کی۔

حکمت کے ایک معنی علم بھی ہیں کیونکہ علم دماغ روشن کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جہالت کو ختم کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس حکمت کے پیش نظر یہ حکم دیا تھا کہ دماغ روشن ہوں گے تو بہترین طریق پر اسلام کا پیغام آگے پہنچا سکیں گے۔ اگر آپ ﷺ کے ذہن میں یہ بات ہوتی جس کا آج کل آپ ﷺ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ تلوار کے زور پر ساری دنیا کو زیر نگیں کرنا چاہتے تھے تو یہ حکم پھر آپ کبھی نہ دیتے کہ جو ان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے گا اس کو آزادی مل جائے گی۔ بلکہ اس کی جگہ یہ ہوتا کہ اگر جرمانہ دے کر رہائی نہیں پا سکتے تھے تو اگر کوئی قیدی لڑائی کا خاص قسم کا ہنر اور فن جانتا ہے تو وہ سکھائے گا تو رہائی ہوگی۔ لیکن آپؐ نے تو علم وحکمت کی طرف اپنی اُمت کو توجہ دلائی۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آج ہمارے غالب آنے کے ذرائع بھی علم وحکمت ہی ہیں۔ تبلیغ کے لئے ایسے ذرائع استعمال کئے جائیں جو حکمت سے پُر ہوں۔ اس لئے علم سیکھنے کی طرف بھی ضرور توجہ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں بھی حکم فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ (النحل:126)۔ اپنے ربّ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

پس یہ حکم ہے تبلیغ کرنے والوں کو کہ موقع محل کے لحاظ سے حکمت سے بات کرو۔ دوسرے کے بارے میں بھی صحیح علم ہو تا کہ صحیح دلیل کے ساتھ جواب دے سکو اور صرف خشک دلیلوں اور کج بحثی میں نہ پڑو۔ مومن کو حکمت اور فراست ہوتی ہے اور علم کے ساتھ یہ بڑھتی ہے۔ اگر ڈھٹائی نظر آئے دوسرے فریق میں تو جیسے کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا، حکمت یہی ہے کہ پھر ایسی مجلس سے اٹھ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے یا بحث ختم کر دو جب تک کہ دوسرا فریق دلیل اور حکمت سے بات کرنے پر تیار نہ ہو اور یہی طریق عموماً تبلیغ میں دوسرے کے دل کو نرم کرنے اور بات سننے کا ذریعہ بنتا ہے اور بنے گا۔ باقی یہ کہ ہدایت کسی کے حصہ میں آتی ہے کہ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کو ہی پتہ ہے۔ ہمارا کام حکمت سے پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جسے ہم مختلف مضامین کے ساتھ کئی دفعہ پڑھ چکے ہیں، سن چکے ہیں۔ علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ زوجہ مطہرہ رسول کریم ﷺ نے بتایا کہ ایک دفعہ وہ آنحضرت ﷺ کو ملنے گئیں جبکہ آپؐ مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ رات کے وقت کچھ دیر باتیں کیں اور پھر وہ واپس جانے لگیں۔ رسول کریم ﷺ دروازے تک چھوڑنے گئے۔ جب آپ مسجد کے دروازے تک پہنچیں جو حضرت اُم سلمہ کے حجرہ کے ساتھ تھا تو انصار میں سے دو شخص ان دونوں کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کر کے تیزی سے چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حُیی ہے۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور یہ بات ان دونوں کو گراں گزری۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً شیطان انسان کے جسم میں خون کے دوڑنے کی طرح دوڑتا ہے اور میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ ڈالے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الادب۔باب التکبیر والتسبیح عند التعجب)

اب دیکھیں بدظنی سے بچانے کے لئے آپؐ نے فوری طور پر یہ پُر حکمت فیصلہ فرمایا۔ یہ سبق ہے کہ دوسرے کو کسی بھی قسم کی ٹھوکر لگنے سے بچانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ [illegible] کوئی اتنا ہی بدقسمت ہے کہ جس نے بدظنیوں پر اڑے رہنا ہے تو اور بات ہے ورنہ ہر ایک کو دوسرے کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر عہدیداران کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کسی بھی صورت میں کوئی ایسی حرکت نہ ہو جو کسی کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ ضروری نہیں کہ بڑے بڑے معاملات ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں بعض دفعہ بڑی معمولی باتیں دوسرے کی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں تو ایسی صورت میں وضاحت کر کے شکوک کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دوسرا ٹھوکر سے بچے اور اپنے ایمان کو ضائع ہونے سے بچائے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ دوسرے گھروں میں اجازت لے کر داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا (النور:28) یعنی اپنے گھروں کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت اور سلام کے داخل نہ ہو۔ یہ بڑا پُر حکمت اور اعلیٰ اخلاق کی طرف توجہ دلانے والا حکم ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کے حجرے کے سوراخ میں سے اندر جھانکا جبکہ نبی کریم ﷺ کنگھی سے سر کھجا رہے تھے یا کنگھی کر رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تُو جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں چبھوتا۔ پھر فرمایا دیکھنے کی وجہ سے ہی گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔(صحیح بخاری۔کتاب الدیات۔باب من اطلع فی بیت قوم ففقئوا)۔ تو آنحضرت ﷺ کو یہ برداشت نہیں تھا کہ جن اعلیٰ اخلاق کو قائم کرنے کے لئے آپؐ آئے ہیں اور جس پُر حکمت تعلیم کو پھیلانے کے لئے آپؐ آئے ہیں کوئی اس سے ذرا بھی پرے ہٹنے والا ہو۔ آپؐ نے بڑی سختی سے اُس جھانکنے والے کا نوٹس لیا اور اُسے بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ فرمائی کہ اگر مجھے پتہ لگ جاتا تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔

پھر ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ کا کہ مومن اس پر توکل کریں۔ لیکن بعض اس کو غلط سمجھتے ہیں اور جو اسباب اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں ان کا استعمال نہیں کرتے اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا کہ اسباب کے استعمال نہ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ کیونکہ یہ حکمت سے عاری بات ہے۔ اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہوئے ہیں اس لئے ان کا استعمال ضروری ہے۔ تو ایسے پوچھنے والے ایک شخص نے جب حضرت رسول کریم ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ کیا میں اونٹ کا گھٹنا باندھ کے خدا پر توکل کروں یا اونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور خدا پر توکل کروں تو حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اعْقِلْهَا وَتَوَکَّلْ۔ اونٹ کا گھٹنا باندھو اور توکل کرو۔

(سنن الترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق)

پھر قومی معاملات میں آپؐ کے پُر حکمت فیصلے تھے۔ غزوۂ اُحد میں سب جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ایک پُر حکمت فیصلہ کو نہ ماننے کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا اور خود آنحضرت ﷺ کی ذات کو بھی جسمانی نقصان پہنچا، زخم آئے، دانت شہید ہوا۔ مسلمانوں کی جنگ کے بعد جو حالت تھی گو کہ اس کو شکست تو نہیں کہنا چاہئے لیکن فتح حاصل کرتے کرتے پانسہ پلٹ گیا تھا۔ بہرحال جب جنگ ختم ہوئی تو مسلمانوں کا زخموں اور تھکن کی وجہ سے بہت برا حال تھا تو ''غزوۂ اُحد کے اگلے دن جب کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ مدینہ پہنچ چکے تھے تو رسول کریم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ کفارِ مکّہ دوبارہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کیونکہ بعض قریش ایک دوسرے کو یہ طعنے دے رہے تھے کہ نہ تو تم نے محمد (ﷺ) کو قتل کیا (نعوذ باللہ) اور نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور نہ ان کے مال ومتاع پر قبضہ کیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ان کے تعاقب کا فیصلہ فرمایا۔ حضور ﷺ نے اس بات کا اعلان کروایا کہ ہم دشمن کا تعاقب کریں گے اور اس تعاقب کے لئے میرے ساتھ صرف وہ صحابہ شامل ہوں گے جو گزشتہ روز غزوۂ اُحد میں شامل ہوئے تھے''۔

(الطبقات الکبری لابن سعد جلد دوم صفحہ 274۔غزوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد)

یہ آپ کا ایک پُر حکمت فیصلہ تھا کہ مسلمانوں کا حوصلہ بلند رہے۔ وہ لوگ جو جنگ سے آئے ہیں، تقریباً ہاری ہوئی صورت حال تھی، وہ مایوس نہ ہو جائیں کہیں۔ ان کے حوصلے بھی بلند رہیں اور دشمن پر رعب بھی پڑے کہ یہ نہ سمجھو کہ تم فتح حاصل کر کے گئے ہو بلکہ یہ تو معمولی سا پانسہ پلٹ گیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب یہ تعاقب میں

گئے تو دشمن کو جرأت نہ ہوئی کہ واپس مڑیں اور حملہ کریں۔ وہ چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آپ کو تمام دنیا کی راہنمائی اور حکمت کے لئے مبعوث فرمانا تھا۔ اس لئے آپ کو زمانہ نبوت سے پہلے ہی پُر حکمت تعلیم پھیلانے کے لئے حکیم خدا نے تیار کر لیا تھا اور آپؐ کے فیصلے نبوت سے پہلے بھی ایسے تھے جن کو لوگ پسند کرتے تھے۔ ان میں سے ایک واقعہ جو تعمیر کعبہ کا واقعہ ہے اس کا ذکر آتا ہے کہ حجر اسود کی تنصیب کے لئے قبائل کا باہم اختلاف ہو گیا اور نوبت آپس میں جنگ تک پہنچ گئی۔ چار پانچ دن تک اس کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایک دن قریش جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا تو ابو امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مکتوم، جو قریش کے سب سے بوڑھے شخص تھے اس نے کہا کہ اے قریش آپس میں یہ طے کر لو کہ تمہارے اس اختلاف کا وہ شخص فیصلہ کرے گا جو کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ تجویز مان لی اور اگلے روز انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہونے والے رسول اللہ ﷺ تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپؐ کو دیکھا اور کہا یہ امین آ گیا۔ ہم خوش ہو گئے۔ یہ محمد (ﷺ) ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچے اور قریش نے اپنا سارا جھگڑا آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک کپڑا لاؤ۔ چنانچہ آپؐ کو کپڑا پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ نے کپڑا بچھایا اور حجر اسود کو اٹھا کر اس چادر پر رکھ دیا۔ پھر آپ نے ہر قبیلہ کے سردار کو کہا کہ اس چادر کا کونہ پکڑ لو اور پھر سب مل کر حجر اسود کو اٹھاؤ اور اس کی جگہ کے قریب لے کر آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپؐ نے پھر وہاں سے اٹھا کر حجر اسود کو اس کی اصل جگہ پر رکھ دیا"۔ آپؐ نے یہ ایسا پُر حکمت فیصلہ کیا تھا جس نے وہاں ان قبائل کو قتل و غارت سے بچا لیا۔ ان کی جنگیں تو پھر سالہا سال تک چلتی تھیں۔ پتہ نہیں کتنے قتل ہو جاتے اور کب تک ہوتے چلے جاتے۔

آپ کو حکمت سے خدا تعالیٰ نے کس طرح بھرا۔ اس کے بارہ میں ایک روایت آتی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذرؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَیں مکّہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور جبرائیل نازل ہوئے۔ انہوں نے میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے آبِ زمزم سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو کہ حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اسے بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ورلے آسمان کی طرف لے گئے۔

(صحیح بخاری. کتاب الصلاة. باب کیف فرضت الصلاة فی الاسراء)

ہشام بن زیدؓ بن انس روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت انسؓ بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہا یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا عَلَیْکَ۔ تم پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں پتہ چلا ہے کہ اس نے کیا کہا تھا۔ پھر آپؐ نے بتایا کہ اس نے اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہا تھا۔ صحابہؓ نے یہودیوں کی یہ حرکت دیکھی تو آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں، اسے قتل نہ کرو۔ اہل کتاب میں سے کوئی شخص جو تمہیں سلام کہے تو تم اس کو وَعَلَیْکُمْ کہہ کر جواب دے دیا کرو۔ (صحیح بخاری. کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم باب اذا عرض الذمی وغیره بسب النبیّ ولم یصرح نحو قوله السام علیک)۔ بجائے اس کے کہ جھگڑا فساد کی ایک پیدا ہوں مختصر جواب دو اور جھگڑوں سے بچو۔

سعیدؓ بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے نجد کی طرف مہم بھیجی جو بنو حنیفہ کے ایک شخص کو قیدی بنا کر لائے۔ جس کا نام ثُمامہ بن اثال تھا۔ صحابہؓ نے اسے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ثمامہ! تیرے پاس کیا عذر ہے یا تیرا کیا خیال ہے کہ تجھ سے کیا معاملہ ہوگا۔ اس نے کہا میرا ظن اچھا ہے۔ اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں تو آپؐ ایک خون بہانے والے شخص کو قتل کریں گے۔ اگر آپؐ انعام کریں تو آپ ایک ایسے شخص پر انعام کریں گے جو کہ احسان کی قدردانی کرنے والا ہے۔ اور اگر آپؐ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہے لے لیں۔ یہاں تک اگلا دن چڑھ آیا۔ آپؐ پھر تشریف لائے اور ثمامہ سے پوچھا کیا ارادہ ہے؟ چنانچہ ثمامہ نے عرض کیا میں تو کل ہی آپؐ سے عرض کر چکا تھا کہ اگر آپؐ انعام کریں تو آپؐ ایسے شخص پر انعام کریں گے جو کہ احسان کی قدردانی کرنے والا ہے۔ آپؐ نے اس کو وہیں چھوڑا یہاں تک کہ تیسرا دن چڑھ آیا۔ آپؐ نے فرمایا اے ثمامہ تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے عرض کی جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو۔ ثمامہ مسجد کے قریب کھجوروں کے باغ میں گیا، غسل کیا اور مسجد میں داخل ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اور کہا اے محمد ﷺ بخدا مجھے دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند آپؐ کا چہرہ ہوا کرتا تھا اور اب یہ حالت ہے کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب آپؐ کا چہرہ ہے۔ بخدا مجھے دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند آپ کا دین ہوا کرتا تھا لیکن اب یہ حالت ہے کہ میرا محبوب ترین دین آپؐ کا لایا ہوا دین ہے۔ بخدا مَیں سب سے زیادہ ناپسند آپ کے شہر کو کرتا تھا۔ اب یہی شہر میرا محبوب ترین شہر ہے۔ آپؐ کے گھڑ سواروں نے مجھے پکڑ لیا جب کہ مَیں عمرہ کرنا چاہتا تھا۔ آپؐ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم فرمایا۔ جب وہ مکّہ پہنچا تو کسی نے کہا کیا تو صابی ہو گیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ نہیں مَیں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں۔

(بخاری کتاب المغازی. باب وفد بنی حنیفه وحدیث ثمامة بن اثال)

آپؐ نے تین دن تک اسے اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرنے کا بڑا پُر حکمت طریقہ اختیار فرمایا تاکہ یہ دیکھ لے کہ مسلمان کس طرح عبادت کرتے ہیں۔ کتنا ان میں خلوص ہے۔ اپنے ربّ کے آگے کس طرح گڑگڑاتے ہیں۔ کس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کیا تعلیم آپ ﷺ اپنے ماننے والوں کو دیتے ہیں۔ کوئی براہ راست تبلیغ نہیں تھی۔ صرف روزانہ یہ پوچھتے تھے کہ کیا ارادہ ہے تاکہ دیکھیں کہ اس کو اثر ہوا ہے کہ نہیں اور تیسرے دن آپؐ کے نورِ فراست نے یہ پہچان لیا کہ اب اس میں نرمی آ گئی ہے۔ اس لئے بغیر کسی اقرار کے اس کو چھوڑ دیا اور پھر جو نتیجہ نکلا اس سے ثابت ہوا کہ آپؐ کا خیال صحیح تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔

پھر صلح حدیبیہ کا ایک واقعہ ہے کس طرح آپ کی قیافہ شناسی تھی اور حکمت سے آپ نے ایک کام کروا دیا جس کا قریش کے ایک سردار پر اثر ہوا۔ جب صلح حدیبیہ کے دوران عروہ بن مسعود نے واپس جا کر قریش کو بتایا (اس کو حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم الانبیاء میں اپنے انداز سے بیان فرمایا ہے) کہ لوگو! مَیں نے دنیا میں بہت سفر کیا ہے۔ بادشاہوں کے دربار میں بھی شامل ہوا ہوں قیصر و کسریٰ کے سامنے بطور وفد کے بھی پیش ہوا ہوں مگر خدا کی قسم جس طرح میں نے محمد ﷺ کے صحابیوں کو محمد ﷺ کی عزت کرتے دیکھا ہے ایسا میں نے کسی اور جگہ نہیں دیکھا۔ عروہ کی یہ گفتگو سن کر قبیلہ بنو کنانہ کے ایک رئیس نے جس کا نام حُلَیس بن علقمہ تھا قریش سے کہا کہ اگر آپ لوگ پسند کریں تو مَیں محمد ﷺ کے پاس جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں جاؤ دیکھو۔ کوئی فیصلہ کر کے آؤ۔ چنانچہ یہ شخص حدیبیہ میں آیا اور جب آنحضور ﷺ نے اُسے دُور سے آتے دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ یہ شخص جو ہماری طرف آ رہا ہے ایسے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے منظر کو پسند کرتا ہے۔ فوراً آپؐ نے یہ پُر حکمت فیصلہ فرمایا۔ اور حکم دیا۔ (کیونکہ آپؐ جنگ و جدل کو نہیں چاہتے تھے اور نہ وہاں جنگ و جدل کے لئے گئے تھے بلکہ امن سے حج کرنا چاہتے تھے)۔ آپؐ نے فرمایا کہ فوراً اپنی قربانی کے جانوروں کو اکٹھا کرو اور سامنے لاؤ تاکہ اسے پتہ لگے اور احساس ہو کہ ہم کس غرض سے آئے ہیں۔ چنانچہ صحابہؓ اپنے قربانی کے جانوروں کو ہنکاتے ہوئے اور تکبیر کی آواز بلند کرتے ہوئے سامنے جمع ہو گئے کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ یہ جس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے یہ لوگ قربانی کے مناظر کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے فوراً یہ فیصلہ فرمایا کہ ان کی طبیعت کے مطابق فوراً عمل کیا جائے اور صحابہؓ اپنی قربانی کی بھیڑوں کو ہانکتے ہوئے اور تکبیر کی آواز بلند کرتے ہوئے جمع کر کے اس کے سامنے لے آئے۔ جب اس نے یہ نظارہ دیکھا تو کہنے لگا سبحان اللہ! سبحان اللہ! یہ تو حاجی لوگ ہیں۔ انہیں بیت اللہ کے طواف سے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ جلد ہی قریش کی طرف واپس لوٹ گیا اور قریش کو کہنے لگا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے جانوروں کے گلوں میں قربانی کے ہار باندھ رکھے ہیں اور ان پر قربانی کے نشان لگائے ہوئے ہیں۔ پس یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ انہیں طواف کعبہ سے روکا جائے۔ لیکن بہرحال کیونکہ اس وقت کفار کی، قریش کی دو مختلف رائیں تھیں۔ ایک اجازت دینا چاہتا تھا۔ دوسرا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے بہرحال اس سال فیصلہ یہی ہوا کہ حج نہیں ہوگا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین حصه سوم .صفحه758)

پھر فتح مکّہ کے موقع پر بھی تاریخ میں ابو سفیان کا ایک واقعہ درج ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اسے اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ جب ابو سفیان گرفتار ہو کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: "مانگو کیا مانگتے ہو"۔ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ اپنی قوم پر رحم نہیں کریں گے۔ آپؐ تو بڑے رحیم و کریم ہیں اور پھر میں آپؐ کا رشتہ دار بھی ہوں، بھائی ہوں اور میرا کوئی اعزاز بھی ہونا چاہئے کیونکہ اب میں مسلمان بھی ہو گیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جاؤ مکّہ میں اعلان کر دو کہ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں گھسے گا اسے پناہ دی جائے گی۔ کہنے لگا یا رسول اللہ میرے گھر میں کتنے لوگ آ جائیں گے۔ اتنا بڑا شہر، میرے گھر میں کتنے لوگ امن پائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ۔ جو شخص خانہ کعبہ میں چلا جائے گا اسے امان دی جائے گی۔ ابو سفیان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ بھی چھوٹی سی جگہ ہے کتنے لوگ اس میں چلے جائیں گے پھر بھی لوگ رہ جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جو اپنے گھر کے دروازے بند کر لیں گے انہیں بھی پناہ دی جائے گی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ گلیوں والے جو ہیں وہ بیچارے کیا کریں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا اچھا؟ آپؐ نے ایک جھنڈا بنایا اور فرمایا کہ یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے۔ ابی رویحہ ؓ ایک صحابی تھے۔ آپؐ نے مدینہ میں جب مہاجرین اور انصار کی آپس میں مواخات شروع کی تھی اور ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تھا، تو ابی رویحہ کو بلالؓ کا بھائی بنایا تھا۔ مصلح موعودؓ لکھتے ہیں یہ ان کی اپنی رائے ہے کہ شاید اس وقت بلالؓ وہاں نہیں تھے یا کوئی اور مصلحت تھی تو بہرحال آپؐ نے بلالؓ کا جھنڈا بنایا اور ابی رویحہ کے سپرد کر دیا جو انصاری تھے اور فرمایا کہ یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے۔ یہ اسے لے کر چوک میں کھڑا ہو جائے اور اعلان کر دے کہ جو اس جھنڈے تلے کھڑا ہو جائے گا، جھنڈے تلے آ جائے گا اس کی بھی جان بخشی کر دی جائے گی۔ ابو سفیان نے کہا ٹھیک ہے۔ اب کافی ہے۔ مجھے اجازت دیں۔ میں جا کر اعلان کرتا ہوں تو کیونکہ قریش مکّہ کا جو سردار تھا وہ خود ہی ہتھیار پھینک چکا تھا۔ اس لئے گھبراہٹ کی کوئی ایسی بات تو تھی نہیں۔ وہ

مکہ میں داخل ہوا اور اس نے اعلان کر دیا کہ اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لو اور کوئی باہر نہ نکلے۔ خانہ کعبہ میں چلے جاؤ اور یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے جو اس کے نیچے آ جائے ان سب کو پناہ دی جائے گی۔ ان سب کی جان بخشی جائے گی اور کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اپنے ہتھیار باہر لا کر پھینک دو۔ تو لوگوں نے اپنے ہتھیار باہر لا کر پھینکنا شروع کر دیئے اور حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہونا شروع ہو گئے۔

اس واقعہ کا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ تجزیہ کیا ہے کہ اس میں جو سب سے عظیم الشان بات ہے وہ بلالؓ کا جھنڈا ہے کہ رسول کریم ﷺ بلالؓ کا جھنڈا بناتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو شخص بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہو جائے گا اسے پناہ دی جائے گی حالانکہ سردار تو محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنا کوئی جھنڈا کھڑا نہیں کیا۔ آپؐ کے بعد قربانی کرنے والے حضرت ابوبکرؓ تھے، حضرت عمرؓ تھے، حضرت عثمانؓ تھے، حضرت علیؓ تھے، لیکن کسی کا بھی جھنڈا کھڑا نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد خالد بن ولید تھے اور لیڈر تھے سردار تھے وہاں کسی کا جھنڈا نہیں بنایا۔ آنحضرت ﷺ نے اگر جھنڈا بنایا تو حضرت بلال ؓ کا بنایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ کیا تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خانہ کعبہ پر جو حملہ ہونے لگا تھا، ابوبکر دیکھ رہے تھے کہ جن کو مارا جانے والا ہے وہ اس کے بھائی بند ہیں۔ انہوں نے خود بھی کہہ دیا تھا کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے بھائیوں کو ماریں گے۔ وہ ان ظلموں کو بھول چکے تھے جو مسلمانوں پر کئے جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ تھے تو انہوں نے بظاہر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہی عرض کیا کہ ان کافروں کو ماریں، ان سے بدلہ لیں لیکن دل میں یہی کہتے ہوں گے کہ ہمارے بھائی ہیں۔ اگر بخشے جائیں تو اچھا ہے۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ ہیں، علیؓ ہیں یا باقی جو سردار تھے سب کی رشتہ داریاں اور ہمدردیاں کسی نہ کسی صورت میں مکہ کے رہنے والوں کے ساتھ تھیں۔ صرف ایک شخص تھا جس کی مکہ میں کوئی رشتہ داری نہیں تھی۔ جس کی مکہ میں کوئی طاقت نہیں تھی۔ جس کا مکہ میں کوئی ساتھی نہ تھا اور اس کی بیکسی کی حالت میں اس پر وہ ظلم کیا جاتا تھا جو نہ ابوبکرؓ پہ ہوا، نہ حضرت عمرؓ پہ ہوا، نہ حضرت علیؓ پر ہوا، نہ حضرت عثمانؓ پر ہوا اور نہ آنحضرت ﷺ پر۔ مکہ میں اس طرح ہوا کہ جلتی اور تپتی ہوئی ریت پر حضرت بلالؓ کو ننگا لٹا دیا جاتا تھا۔ ان کو ننگا کر کے تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا۔ پھر کیلوں والے جوتے پہن کر نوجوان ان کے سینے پر ناچتے تھے اور کہتے تھے کہ کہو خدا کے سوا اور کئی معبود ہیں۔ کہو محمد رسول اللہ جھوٹے ہیں، (نعوذ باللہ) اور جب وہ مارتے تھے تو بلال آگے سے اپنی حبشی زبان میں یہی کہتے تھے اَسْھَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، اَسْھَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ وہ شخص آگے سے یہی جواب دیتے تھے کہ جتنا مرضی ظلم کر لو میں نے جب دیکھ لیا کہ خدا ایک ہے تو دو کس طرح کہہ دوں اور جب مجھے پتہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو میں کس طرح کہوں کہ وہ نہیں ہیں، وہ جھوٹے ہیں۔ اس پر وہ انہیں اور مارتے تھے۔ گرمیوں میں اور سردیوں میں بھی ننگا کر کے پتھروں پر گھسیٹتے تھے۔ اُن کی کھال زخمی ہو جاتی تھی۔ چمڑا اکھڑ جاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ اَسْھَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ، اَسْھَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ تو حضرت بلالؓ کے دل میں یہ خیال آ سکتا تھا یا آیا ہو گا کہ آج ان بوٹوں کا بدلہ لیا جائے گا۔ آج اُن ماروں کا معاوضہ مجھے ملے گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے جب ابوسفیان کو یہ فرمایا کہ جو تمہارے جھنڈے تلے آ جائے، جو خانہ کعبہ میں آ جائے، دروازے بند کر لے ان سب کو معاف کیا جاتا ہے۔ تو بلالؓ کے دل میں یہ خیال آیا ہو گا کہ اپنے بھائیوں کو معاف کر رہے ہیں اچھا کر رہے ہیں لیکن میرا بدلہ کس طرح لیا جائے گا؟ کیونکہ وہ دن ایسا تھا کہ اس دن صرف اس شخص کو تکلیف پہنچ سکتی تھی جس کا وہاں کوئی نہیں تھا اور جس پر بے انتہا ظلم ہوئے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کے بدلے کا ایک نیا طریقہ نکالا۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت بلالؓ کے ظلموں کا میں بدلہ لوں گا اور ایسا بدلہ لوں گا کہ جس سے میری نبوت کی شان بھی باقی رہے اور بلال کا دل بھی خوش ہو جائے۔ آپ نے فرمایا بلالؓ کا جھنڈا کھڑا کرو اور مکہ کے سردار جو جوتیاں لے کر حضرت بلالؓ کے سینے پر ناچا کرتے تھے، جو اُن کے پاؤں میں رسّی ڈال کے انہیں گھسیٹا کرتے تھے، جو انہیں تپتی ریت پر لٹاتے تھے کہ کہہ دو کہ اللہ ایک نہیں ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول نہیں ہیں، تبھی تمہاری جان بچے گی اور تم آزادی سے زندگی گزار سکو گے، اُن کے لئے آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اس بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جس پر تم ظلم کیا کرتے تھے اور آج اس بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ہی تمہاری جان بھی بچے گی اور تمہارے بیوی بچوں کی جان بھی بچے گی۔ تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، جب سے انسان کو طاقت حاصل ہوئی ہے اور جب سے کوئی انسان دوسرے انسان سے اپنے خون کا بدلہ لینے کے لئے تیار ہوا ہے، اس کو طاقت ملی ہے اس قسم کا عظیم الشان بدلہ کسی انسان نے نہیں لیا۔ بلالؓ کا جھنڈا خانہ کعبہ کے سامنے میدان میں گاڑا گیا اور عرب کے وہ رؤسا جو انہیں پیروں کے نیچے مسلا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بولتا ہے کہ نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور جھوٹے ہیں، وہی لوگ اب دوڑ دوڑ کر اپنے بیوی بچوں کے ہاتھ پکڑ کر اور لا لا کر بلال کے جھنڈے تلے جمع کر رہے تھے تا کہ ان کی جان بچ جائے تو یہ بدلہ لیا جا رہا تھا۔ اُس وقت بلالؓ کا دل اور ان کی جان کس طرح محمد رسول ﷺ پر نچھاور ہو رہی ہو گی۔ وہ کہتے ہوں گے کہ خبر نہیں کہ میں نے ان کفار سے بدلہ لینا تھا کہ نہیں، یا لے بھی سکتا تھا یا نہیں لیکن اب وہ بدلہ لیا گیا ہے کہ ہر شخص جس کی جوتیاں میرے سینے پر پڑتی تھیں اس کے سر کو آنحضرت ﷺ نے میری جوتی پر جھکا دیا ہے۔ (ماخوذ از سیر روحانی صفحہ 560تا 563)

پھر اس پُر حکمت فیصلے نے بلالؓ کے جھنڈے تلے آنے والوں کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ جسے تم غلام سمجھتے تھے وہ جس کا کوئی قبیلہ، کوئی رشتہ دار مکہ میں نہیں تھا۔ وہ جسے ایک حقیر اور پاؤں کی ٹھوکر سے اڑانے والا شخص سمجھ کر تم نے اس پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ آج سن لو اور دیکھ لو کہ طاقت والے تم نہیں، غالب تم نہیں، عزیز تم نہیں، عزیز تو بلالؓ کا خدا ہے۔ عزیز تو محمد رسول ﷺ کا خدا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ تو اس عزیز حکیم خدا کی صفات اپنائے ہوئے ہیں اور یہ صفات اپنائے ہوئے ہیں۔ اس طرح غلبہ کے بعد بدلہ لیتے ہیں جس میں تکبر اور نخوت نہیں۔ ہوش و حواس سے عاری ہو کر دشمن کو تہس نہس نہیں کرتے بلکہ حکمت سے ایسے فیصلے کرتے ہیں جس میں بدلہ بھی ہے اور تمہیں اپنی غلطیوں کا احساس دلانے کی طرف توجہ بھی ہے۔ آج حکمت کا تقاضا ہے کہ اس عزیز خدا کی پہچان کروانے کے لئے تمہاری نظروں میں جو کمترین انسان تھا بلکہ تم اسے جانوروں سے بھی بدتر سمجھتے تھے اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کے لئے تمہیں کہا جائے تا کہ تمہیں یہ بھی احساس ہو کہ جب تم بلال کے لئے ظلم کی بھٹیاں جلاتے تھے اور اپنے زُعم میں اپنے آپ کو عزیز سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ اس ذلیل اور حکمت سے عاری شخص پر ظلم کر دو تو یہ اپنے دین سے پھر جائے گا۔ اُس دین سے پھر جائے گا۔ جو تمہارے خیال میں حکمت سے عاری دین ہے۔ اُن ظالموں کا سرغنہ ابوالحکم کہلاتا تھا اور اُس کے حکم سے یہ سارے ظلم ہوتے تھے۔ مکہ والوں کو یہ بتانے کے لئے بھی یہ پُر حکمت فیصلہ تھا کہ تم جو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے تھے۔ تم جو نام نہاد ابوالحکم کے پیچھے چل پڑے تھے جو حقیقت میں ابوجہل تھا۔ تم جو خدا کو عزیز خیال نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے بتوں کو ہر چیز پر غالب سمجھتے تھے آج دیکھ لو کہ حکمت اور عزت تمہارے پاس تمہارے سرداروں کے پاس یا تمہارے بتوں کے پاس ہے یا اس سے بے آسرا اور دنیا کی نظر میں اُس حبشی غلام کے پاس ہے جس نے اپنی فراست، دل کی صفائی اور حکمت سے اس نور کو پہچان لیا جو خدا کی طرف سے آیا اور جس کے مقدر میں غلبہ تھا۔ پس آج اس غلام کے جھنڈے تلے آ جاؤ جو عزیز اور حکیم خدا کو مانتا ہے۔ وہ بلالؓ جس کی حکمت اپنے ربّ کے رنگ میں رنگین ہو کر مزید نکھر آئی ہے۔ پس آج اس حکمت کو بھی سمجھ لو کہ طاقت کوئی چیز نہیں۔ ظالم کبھی نہیں پنپتا اور کبھی ہمیشہ نہیں رہتا۔ انسان کو اگر اشرف المخلوقات بنا کر اللہ تعالیٰ نے صاحب حکمت و فراست بنایا ہے تو اس کا صحیح استعمال کرو اور دوسرے انسان کے ذہن و دل اور مذہبی آزادی پر قبضہ نہ کرو۔ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھو کہ یہ نہ کرنا حکمت سے عاری لوگوں کی باتیں ہیں۔

پس آنحضرت ﷺ نے یہ عمل دکھا کر قریش مکہ اور رؤسائے مکہ کو یہ باور کرا دیا کہ حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ عزیز صرف خدا کی ذات کو سمجھو۔ اگر کوئی حالات کی مجبوریوں کی وجہ سے تمہارے زیر نگیں ہے تو اس کو غلامی کی زنجیروں میں اس طرح نہ جکڑو کہ کل جب حالات بدل جائیں جس کا کسی کو علم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے تو پھر تم زندگی کی بھیک مانگتے پھرو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرما کر اس پُر حکمت فیصلے سے جہاں قریش مکہ کو سزا سے بچایا وہاں عملاً یہ اعلان بھی فرما دیا کہ غلامی کا بھی آج سے خاتمہ ہے۔ ظلموں کا بھی آج سے خاتمہ ہے۔ آج لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا اعلان صرف میرا نہیں بلکہ میرے ماننے والوں کا بھی ہے۔ ماننے والوں میں سے اُن کمزور لوگوں کا بھی ہے جو تمہاری غلامی کے عرصہ میں تمہارے ظلموں کی چکی میں پستے رہے۔ اس حسین اور پُر حکمت فیصلے نے بلال کو بھی احساس دلا دیا کہ اے وہ کمزور انسان جس نے کئی سال پہلے فراست اور حکمت سے کام لیتے ہوئے اللہ کے پیغمبر ﷺ کو پہچانا تھا۔ آج جب کہ تیری حکمت مزید نکھر آئی ہے ان سے یہ انتقام لے کہ جو تیرے جھنڈے تلے جمع ہوں انہیں اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع کر اور جو تیرے آگے جھکنے والے ہیں۔ جو تیرے قدموں پر جھکنے والے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنا دے۔ اور پھر دنیا نے بعینہٖ یہ نظارہ دیکھا اور اسی طرح ہوتے دیکھا کہ وہ لوگ جو یہ ظلم کرتے تھے مسلمانوں پر اور اللہ کے مقابلے میں بت بنائے ہوئے تھے وہی اللہ کے آگے جھکنے والے بن گئے۔

آج احمدی بھی یاد رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نظارہ دہرایا جانے والا ہے اور ہم نے کسی سے دشمنی کا بدلہ ظلم اور انتقام سے نہیں لینا بلکہ وہ راستہ اختیار کرنا ہے جو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُسوہ سے پیش فرمایا۔ مخالفین احمدیت بھی یاد رکھیں کہ تم جو احمدیوں کو عقل سے عاری سمجھتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو مان کر یہ بڑا غلط فیصلہ کیا ہے۔ یہ وقت بتائے گا کہ عقل سے عاری کون ہے اور عقل والا کون ہے۔ غلط فیصلہ کرنے والا کون ہے اور صحیح فیصلہ کرنے والا کون ہے۔ پس مخالفتیں بند کرو اور عزیز خدا کے سامنے جھکو اور اس سے حکمت مانگو۔ یہ ظلم جو احمدیوں پر ہو رہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور آج ہر ایک کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ نظارے قریب ہونے والے ہیں۔ ظلم احمدیوں پر ہوتے ہیں مختلف ملکوں میں جہاں مسلمان حکومتیں ہیں یا علماء کا زور ہے زیادہ ہوتے ہیں۔ آج بھی ایک افسوس ناک اطلاع ہے شہادت کی۔ یہ شیخوپورہ کے ایک نوجوان ہمایوں وقار ابن سعید احمد صاحب ناصر ہیں ان کو 7ر دسمبر کو شیخوپورہ میں نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آئے اور فائر کر کے شہید کر دیا۔ ان کی عمر 32 سال تھی۔ بڑے شریف النفس تھے اور خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کے فعال رکن تھے۔ ناظم تربیت نومبائعین تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے۔ اس کی تو ہمیں کوئی فکر نہیں ہے لیکن مخالفین کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور یہ جو پہلے واقعات ہیں ان سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اس حد تک نہ بڑھو کہ بعد میں تم لوگوں کو شرمندگی ہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھوں گا۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء

آخری زمانے کے متعلق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

(محمد حمید کوثر - پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ○ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ○ (سورۃ النجم: ۴)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہشِ نفسانی سے کلام نہیں کرتے بلکہ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جارہی ہے۔ ان کو یہ کلام بڑی طاقتوں والے خدا نے سکھایا ہے، کلام سے مراد ایک تو قرآن مجید ہے جس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے دوسرے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات کے جو مفاہیم و معارف بیان فرمائے ہیں، وہ بھی الٰہی تفہیم کے مطابق ہی ہیں۔ اور اسی ضمن میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہزاروں پیشگوئیاں بھی ہیں جو ماضی میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور کچھ عصر حاضر میں پوری ہو رہی ہیں اور کچھ مستقبل میں پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت حذیفۃ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ، قَالَ اِنَّا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ ...... (مشکوٰۃ، کتاب الفتن)

ترجمہ: اور ہم گفتگو کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا گفتگو کر رہے ہو؟ عرض کی گئی، قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: یقین جانو قیامت تب تک برپا نہ ہوگی جب تک اس سے قبل دس علامات ظاہر نہ ہو جائیں۔ پھر آپؐ نے دخان (دھوئیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰؑ کا نزول، یاجوج و ماجوج کا نکلنا، تین جگہ زمین کا دھنسنا، آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔ ان روایات میں علامات قربِ قیامت کی جو ترتیب آئی ہے وہ مختلف آئی ہیں۔ چنانچہ دُرِّ منثور میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے یوں روایت کی ہے: وَاَخْرَجَ نُعَیْمٌ عَنْ وَھْبِ ابْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ اَوَّلُ الْاٰیَاتِ الرُّوْمُ ثُمَّ الدَّجَّالُ وَالثَّالِثَۃُ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَالرَّابِعَۃُ عِیْسٰی وَالْخَامِسَۃُ الدُّخَانُ وَالسَّادِسَۃُ الدَّابَّۃُ

(تفسیر دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ: ۱۱۷)

نُعیم نے وھب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ پہلی علامت روم نصاریٰ کا نکلنا، دوسری دجال کا خروج، تیسری علامت یاجوج و ماجوج کا نمودار ہونا، چوتھی علامت عیسیٰؑ کا نزول، پانچویں علامت دُخان یعنی دھواں کا چھاجانا اور چھٹی علامت ''الدابۃ'' طاعون کا پھیلنا۔

احباب کرام! سید الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں پیشگوئیوں کا اختصار سے ذکر کیا جائے گا۔

کم و بیش دو ہزار سال قبل بیت لحم فلسطین میں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت حضرت مریم کے بطن سے ہوئی۔ بچپن کے دن گزارتے ہوئے بلوغت کی عمر کو پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول بنایا۔ حضرت عیسیٰؑ کا اپنا قول انجیل میں درج ہے کہ: ''میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس بھیجا نہیں بھیجا گیا۔'' (متی ۱۵/۲۴) اور قرآن مجید نے بھی اس کی تصدیق کی کہ: وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (سورۃ آل عمران: ۵۰) کہ عیسیٰؑ اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ حضرت عیسیٰؑ ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے اور اسی واحد و یگانہ پر ایمان لانے کا حکم دیتے تھے۔ انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کا قول درج ہے کہ: ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔'' (یوحنا ۱۷:۳)

افسوس! ''شاول'' پولوس نے حضرت عیسیٰؑ کے اصل پیغام کو ہی کلیۃً تبدیل کر کے ایک ملحدانہ مذہب بنا دیا، جس کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ، اللہ ہے۔ اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ تثلیث اور کفارہ پر ایمان ضروری ہے۔ مسیحؑ آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں اُتریں گے۔

ابتدائی صدیوں میں تو یہ گمراہ کن عقائد پر مبنی پولوسی عیسائیت پروان نہ چڑھ سکی مگر ایک منصوبہ کے تحت اُسے تمام دُنیا میں پھیلانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ اصل میں یہی وہ گمراہ کن دجالی منصوبہ تھا جس کے دُنیا میں پھیلنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا اور باخبر فرمایا تھا۔ جس کے شرّ و فساد سے بچنے کے لئے سورۃ الکھف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے اور اُن پر غور کرنے کی نصیحت و تاکید فرمائی تھی۔ ساری دُنیا میں اس پولوسی دجالی عقائد کو پھیلانے کے لئے ہر جائز و ناجائز وسائل و طریق اختیار کئے گئے، ان کی تفصیل کا وقت نہیں البتہ ہندوستان میں اس کے انتشار کے متعلق چند اُمور پیش خدمت ہیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کے لئے بریطانیہ سے سات سمندر پار کر کے ہندوستان آئی۔ اور رفتہ رفتہ دہلی کی طرف بڑھنے لگی۔ آخر آج جب کہ 2007ء ہے، ٹھیک ڈیڑھ سو سال قبل 1857ء میں متحدہ ہندوستان کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ اور مسیح الدجال کی بنائی ہوئی عیسائیت کو تیزی سے پھیلانے کا کام اُس کے نمائندوں نے شروع کر دیا۔ لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی بنایا جانے لگا، اور ایک دن وہ آیا جب پنجاب کے اُس وقت کے لفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن نے فخریہ انداز میں اعلان کیا:

''یہ سُن کر تعجب ہوگا جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے، اُس سے چار پانچ گُنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے۔'' (بحوالہ بانیٔ سلسلہ اور انگریز)

انہیں کامیابیوں پر اتراتے ہوئے پادری ہنری بیروز نے ایک اور ڈینگ ہانکتے ہوئے اعلان کر دیا کہ:

''یہ صورتحال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے، حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی حجاز بھی پہنچے گی، اُس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔'' (بیروز لیکچرز، صفحہ: ۴۲)

دوسری طرف اُس زمانہ میں دجال کی یلغار کے سامنے مسلمان بے بس اور مجبور نظر آرہے تھے۔ انہیں اسلام کا بیڑا آنکھوں کے سامنے تباہ ہوتا نظر آرہا تھا۔ چنانچہ ۱۸۷۹ء میں مولانا الطاف حسین حالی نے دُہائی دی:

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

قارئین! اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خروجِ دجال کے متعلق پیشگوئی انتہائی وضاحت سے پوری ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود و امام مہدیؑ کی بعثتِ مبارکہ کی خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا تھا:

فَیَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُدْرِکَہٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُہٗ (مشکوٰۃ، کتاب الفتن) کہ مسیح موعود دجال کا پیچھا کرے گا، اور اُسے ''بَابِ لُدٍّ'' پر پالے گا، اور اُسے بذریعہ دلائل و براہین وُدعا قتل کر دے گا۔

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی چودھویں صدی ہجری کے آٹھویں سال ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں پوری ہوئی۔ اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔''

(ازالہ اوہام: ۲-۵۶۱)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو، اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا ہے اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں۔ اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا، قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں گر جاتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا، خدا تعالیٰ نے دین کے باغ کو، جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہا۔''

(روحانی خزائن جلد ۲، صفحہ ۱۰۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اِنْ یَخْرُجْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ (صحیح مسلم، کتاب الفتن) کہ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں اُس سے بحث کروں گا۔ یہ پیشگوئی مختلف طریق سے پوری ہوئی۔ اُس میں سے ایک کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں عیسائیوں نے ایک بہت بڑا مرکز کھولا۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک اور دوسرے عیسائی پادریوں نے مسلمانوں کو چیلنج دیا کہ ہے کوئی مسلمان جو ہمارے سامنے آکر عیسائیت کا مقابلہ کرے؟ وہاں کے ایک غیور مسلمان محمد بخش پاندہ نے مشہور علماء المسلمین اور حضرت مسیح موعود کو آواز دی، للہ اہل اسلام جنڈیالہ کی مدد کیجئے، باقی علماء کو تو سانپ سونگھ گیا، لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے، دجال کے ستائے ہوئے مسلمانوں کو آواز دی، انا حجیجہ یعنی میں دجال کا مقابلہ کروں گا، تم فکر نہ کرو۔ چنانچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ سے ۵ جون ۱۸۹۳ تک پندرہ دن یہ مناظرہ و مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور مارٹن کلارک کے درمیان جاری رہا۔ اور مقابلہ کے آخری دن حضورؑ نے عیسائی مُناظر کی دجالیت کو بذریعہ انذاری پیشگوئی، روحانی طور پر قتل کر دیا اور آتھم نے حاضرین کے سامنے لرزتی ہوئی زبان سے اقرار کیا کہ توبہ توبہ میں نے آنحضرت کی شان میں گستاخی نہیں کی، تاریخ گواہ ہے اس مناظرہ کے بعد پنجاب میں دجالیت کے بڑھتے ہوئے قدموں پر قدغن لگ گئی، اور اُن کے انحطاط و زوال کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ''مسیح دجال'' کے قتل و شکست کا اعتراف اُس زمانے کے ایک غیر از جماعت مسلم عالم مولانا نور محمد صاحب نقشبندی نے کچھ اس انداز سے کیا:

''اُس زمانہ میں پادری لیفرائے، پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا، ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اُس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے، اور اُس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو اس ترکیب سے اُس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔'' (دیباچہ ترجمہ قرآن، صفحہ:۳۰)

مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا:

''مرزا صاحب کی مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اِس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے، جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس (عیسائیت) کی جان تھا، اور ہزاروں لاکھوں مسلمانوں اُس کے اُس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے، بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دُھواں ہو کر اڑنے لگا۔''

(تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ:۵۶۷)

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی یاجوج و ماجوج کے ظاہر ہونے، اور رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے دو زبردست طاقتیں بن جانے کے متعلق اُس وقت کی گئی تھی، جب کہ اُن کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ امریکہ تو دریافت بھی نہ ہوا تھا، یاجوج سے مراد روس اور اُس کے ہمنوا ہیں اور ماجوج سے مراد امریکہ برطانیہ اور اُن کے حلیف ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے: حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ○ (سورۃ الانبیاء: ۹۷) یعنی یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور سمندر کی لہر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے۔ قرآن مجید اور احادیث اور بائیبل سے اشارے ملتے ہیں کہ اِن اقوام کا صنعتی اور تجارتی عروج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ایک ہزار سال بعد ہونا تھا۔ چنانچہ گیارہویں صدی ہجری (تیرہویں صدی عیسوی) میں ان کا صنعتی اور تجارتی عروج شروع ہوا۔ ابتداء میں یورپین اقوام تجارت کے لئے افریقہ کے گرد پانچ ہزار میل کا طویل سفر طے کر کے ہندوستان آتی تھیں۔ اس مسافت کو مختصر کرنے کے لئے ۱۸۲۵ء سے ۱۸۶۲ء اس سال کے عرصہ میں بحر احمر اور اور بحر روم کو نہر سویز کے ذریعہ ملا دیا گیا، اس سے یاجوج ماجوج کے لئے ایشیا میں آنے کا راستہ کُھل گیا۔ اور دوسری طرف نہر پانامہ کے ذریعہ بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو ملا دیا اور قرآن مجید کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوئی ہوئی مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ وہ دونوں سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔

قرآن مجید نے ان دونوں طاقتوں کی یہ علامت بھی بتائی تھی: اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ (سورۃ الکھف:۹۵) یعنی یقیناً یاجوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔ قرآن مجید نے یہ بھی بتایا کہ بسا اوقات فساد اصلاح کے نام پر کیا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا: وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (سورۃ البقرہ:۱۲) یعنی اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔

دنیا کے حالات آپ کے سامنے ہیں، ذرائع ابلاغ نے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہنے دی۔ ہر صاحب بصیرت یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ دنیا کا ہر فساد، خرابی، بدامنی، ظلم، ناانصافی، دہشت گردی کی بنیادی وجہ یہی یاجوج و ماجوج ہیں۔ اور یہ سب کچھ اصلاح اور قیام امن کے بہانے ہو رہا ہے۔ افسوس! یو این او (U.N.O) بھی یاجوج و ماجوج کا آلہ کار بن کر رہ گئی ہے۔ یہ دونوں اُسے بھی اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ (صحیح مسلم، کتاب الفتن) یعنی جن سے کسی کو لڑنے کی طاقت نہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی دُعا سے ہی یاجوج و ماجوج ہلاک ہوں گے۔ وَبِدُعَائِہٖ یُھْلِکُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ (بحوالہ اقامۃ البرہان علی نزول عیسیٰ فی آخر الزمان، مطبوعہ مصر) عصرِ حاضر میں اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کے شر سے بچنے کے لئے مسیح موعودؑ کو بطور حصار بنایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''ایک تیسری قوم کو پائیں گے، جو یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے بہت تنگ ہوگی اور وہ لوگ بہت دین دار ہوں گے، اور اُن کی طبیعتیں سعادت مند ہوں گی۔ اور وہ ذوالقرنین سے جو مسیح موعود ہے مدد طلب کریں گے، تا یاجوج و ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں، اور تا وہ اُن کے لئے سدِ روشن بنا دے۔ یعنی ایسے پختہ دلائل اسلام کی تائید میں اُن کو تعلیم دے گا جو یاجوج ماجوج کے حملوں کو قطعی طور پر روک دے گا اور ان کے آنسو پونچھے گا۔ اور ہر ایک طور پر اُن کی مدد کرے گا اور اُن کے ساتھ ہوگا۔ یہ اُن لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قبول کرتے ہیں۔''

(لیکچر لاہور، صفحہ:۷۵)

آج اگر مسلمان یاجوج و ماجوج کے شر سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں مسیح موعودؑ کے حصار میں پناہ لینی ہوگی۔ ماضی قریب میں مسلمانوں نے بارہا تجربہ کر کے دیکھ لیا یاجوج ماجوج کے شر و فساد سے بچانے کے لئے نہ کوئی اقوام متحدہ کام آئی نہ کوئی یورپین اتحاد، نہ کوئی عرب اتحاد نہ کوئی او آئی سی۔ اصحاب بصیرت مسلمان زبان سے یہ اقرار کریں یا نہ کریں مگر اُن کی حالت زار یہ کہہ رہی ہے کہ حضرت امام مہدی نے سچ فرمایا تھا اور لاکھ بار سچ فرمایا تھا: ؎

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اللہ عز وجل نے اُن کی تباہی کی بھی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے:

سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّھَا الثَّقَلٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○ (سورۃ الرحمٰن:۳۲) یعنی اے دونوں زبردست طاقتو! (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں روس اور امریکہ کی طاقتوں کا مجموعہ) ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں۔ تم پر آگ کا شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جائے گا پس تم دونوں ہرگز غالب نہیں آسکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تعلق سے فرمایا:

''حضرت مسیح موعودؑ نے ایک تیسری جنگ کی خبر دی ہے جو پہلی دو جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ دونوں متحارب گروہ روس اور اس کے ساتھ اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اس کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔''

(پیغام امن اور ایک حرف انتباہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک- ف- ر (متفق علیہ۔ بحوالہ مشکوٰۃ)

ہر نبی نے اپنی امت کو ایسے کذاب سے ڈرایا ہے جو کہ ایک آنکھ والا ہے یعنی اُس کی روحانی بصیرت مفقود ہوگی، اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر ک-ف-ر کے عدد بنائیں تو وہ کچھ اس طرح بنتے ہیں: ک کے ۲۰، ف کے ۸۰، اور ر کے ۲۰۰ یعنی ک، ف، ر، کا مجموعی عدد تین سو بنا۔ اس حدیث سے یہ نتیجہ بھی نکا کہ اَلْاَعْوَرُ الْکَذَّابُ کے عروج کا زمانہ صرف تین سو سال ہے اس کے بعد زوال ہی زوال اور انحطاط ہی انحطاط ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو حصے ہیں ایک حصہ آپ کی مکی زندگی کا ہے اور ایک حصہ مدنی زندگی کا ہے۔ مکی زندگی کا حصہ جو تیرہ برس کا ہے وہ اُس تیرہ سو برس کے مشابہ ہے جو گزر چکا ہے...... تیرہ سو برس میں اگرچہ سلطنتیں بھی ہوئی ہیں اور اسلام کے بڑے بڑے عروج بھی ہوئے مگر اسلام کے مصائب بھی ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں۔ ۱۳۰۰ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۳ برس کا نقشہ تھا۔ اب فتوحات (کا) زمانہ جو حقیقی فتح ہے چودہویں صدی سے شروع ہے اس ہزار سال میں آپ کی نبوت کے لئے جناب الٰہی عجیب کام دکھلائیں گے، جس سے اسلام کی فتح مبین ہوگی۔''

''یہی جماعت زمین کی وارث ہوگی اور یہی جماعت کتاب کی وارث ہوگی۔''

(الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء، صفحہ ۵)

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانے کے بارے میں پیشگوئیوں میں سے ایک ''الدّابۃ'' کا خروج تھا۔ چنانچہ دابۃ کا لفظ جراثیم پر بھی اطلاق پاتا ہے اور اس سے مراد طاعون اور اس کی اقسام ہیں۔ یہ پیشگوئی پہلی بار چودہویں صدی کے دوسرے دہاکے اور بیسویں صدی کے ابتداء میں پوری ہوئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس تعلق سے پیشگوئی فرمائی تھی۔ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۹۰۳ء میں طاعون نے صوبہ پنجاب اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں وہ تباہی مچائی کہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا نمونہ آگیا۔ ہزاروں دیہات ویران ہو گئے، سینکڑوں شہروں اور قصبوں کے محلے کے محلے خالی ہو گئے اور ایسی تباہی آئی کہ مُردوں کو دفن کرنے کے لئے کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ لاشیں سڑکوں اور گلیوں میں پڑی ہوئی سڑتی تھیں۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ: ۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی، جو بہت سخت ہوگی۔‘‘

(تذکرہ صفحہ ۷۰۵)

چنانچہ طاعون کی یہ قسم ایڈس کی شکل میں ظاہر ہوئی جو کہ بے راہ روی، فحاشی اور گناہوں کا نتیجہ ہے۔

U.N.O. AIDS FACT SHEET

2007 کے مطابق 32.2 ملین انسان ایڈس کی مرض میں مبتلاء ہیں۔ اس سال بیس لاکھ (دو ملین) انسان ایڈس کی وجہ سے موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ماہرین کے نزدیک دن بدن یہ مرض شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بشارت دی تھی: اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ (کشتی نوح صفحہ ۱۰) یعنی ہر ایک شخص جو تیرے گھر اور جماعت کے اندر ہے میں اُس کو محفوظ رکھوں گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا کہ، میری جماعت کے لوگ طاعون سے بچاؤ کا ٹیکہ نہ لگوائیں۔ انشاء اللہ وہ اِس بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ اس وقت دنیا نے دیکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ جن لوگوں نے ٹیکے لگوائے اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کیں وہ کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض کی طرح مرتے چلے گئے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو محفوظ رکھا۔ اور اُس وقت سینکڑوں افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی جو آخری زمانہ میں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور جس نے انسان کے لئے خطرے کی گھنٹی بجادی ہے وہ ’’الدُّخان‘‘ یعنی دھوئیں کی کثرت ہے۔ جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی لکڑی سے جلنے والے چولہوں کے علاوہ کہیں سے بھی دھواں نہیں نکلتا تھا۔ اُس وقت مدینہ میں بیٹھے ایک انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی: فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ○ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ (سورۃ الدُّخان: ۱۱) یعنی پس تو اُس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ پیشگوئی متعدد لحاظ سے پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے اس سے ایٹم بم کا دھواں مُراد لیا ہے جو کہ دُنیا نے ہیروشیما جاپان کے آسمان پر 6 راگست 1945 کو دیکھا جس کی وجہ سے اسّی ہزار انسان اُسی وقت موت کی نیند سو گئے۔ اور 75 ہزار زخمی ہوئے۔ جو زخموں کی تاب نہ لا سکے اور اس دنیا سے چل بسے۔ یاد رہے یہ سب کچھ امریکہ نے قیامِ امن کی غرض سے کیا تھا۔

اس کے علاوہ دخان دھوئیں والی پیشگوئی ہم تیسری دنیا میں پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ کارخانوں، گاڑیوں سے اتنا دھواں نکلتا ہے کہ بعض اوقات بڑے شہروں میں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کپڑے کالے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہی حالت جاری رہی تو وہ دن دُور نہیں، کہ آج جس طرح انسان پانی پینے کے لئے صاف پانی کی بوتل اُٹھائے پھرتا ہے سانس لینے کے لئے صاف ہوا کا سلینڈر اٹھائے پھرے۔

تیسری مثال اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یہ ہے کہ، آج دنیا میں ماحولیات کے ماہرین تیزی سے بڑھتے ہوئے درجہ حرات کی وجہ سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں اسے جغرافیہ کی اصطلاح میں Global Warming کا نام دیا جارہا ہے اسی دخان کے عذاب سے بچنے کے لئے تدابیر پر غور کرنے کے مقصد سے 186 ممالک کے نمائندگان دو ہفتے قبل 15 دسمبر کو BALI انڈونیشیا میں جمع ہوئے تھے۔ اُن کی زبانیں اور قلمیں اعتراف کریں یا نہ کریں، لیکن ان کا ڈر اور خوف یہ اعلان کر رہا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دخان کے جس خطرہ سے آگاہ کیا تھا، ہم اُس سے دوچار ہیں اور یہ عذاب الیم بنکر ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

قرآن مجید نے اِس دخان کو عذاب الیم کہا ہے، جو کہ کسی جرم کی سزا کے طور پر ہوتا ہے۔ عصر حاضر کے انسانوں کی اکثریت کا سب سے بڑا جرم، اللہ تعالیٰ سے دُوری، گناہوں کا ارتکاب، اور مرسلِ ربانی حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے سے غفلت برتنا ہے، اگر اُن کی آواز پر لبیک کہا جائے تو اس کائنات کا خالق و مالک دخان کے عذاب اور اس کی منفی، اور بداثرات سے خود ہی محفوظ رکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم بھی کہا ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے ابراہیم اوّل کے لئے آگ کو حکم دیا تھا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ○ (سورۃ الانبیاء: ۷۰) یعنی ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ اُسی طرح عصر حاضر میں ’دخان‘ کو بھی بَرْدًا وَّسَلٰمًا کا حکم دے سکتا ہے۔

اس زمانے کے مثیل ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اعلان فرمایا: مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام، بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔‘‘ (اربعین ۳، روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا: آگ کا ٹھنڈا پڑ جانے سے مُراد یہ ہے کہ اس کی تپش کو ہلاک کرنے کی توفیق نہیں ملے گی، وہ آگ خود ٹھنڈی ہو جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی آخری زمانے کے علماء کے بارے میں تھی: عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ (مشکوٰۃ، کتاب العلم) اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے سب سے زیادہ شر والے ہوں گے۔ فتنے انہیں میں سے نکلیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔

تَکُوْنُ فِی اُمَّتِیْ فَزْعَةٌ، فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآئِهِمْ، فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِیْر (کنز العمال) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت پر ایک انتشار کا زمانہ آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی امید سے جائیں گے، وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی اُن علماء کا اپنا کردار انتہائی شرمناک ہوگا۔

احباب کرام!! ایک وہ علماء تھے، اور ہیں، جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنۃ، صفحہ ۲۸۶، مکتوبات امام ربانی دفتر اول، حصہ چہارم)

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح (بلند مقام رکھتے) ہیں۔

افسوس اِس زمانے کے علماء کی اکثریت سوائے شر اور فتنہ کے کچھ بھی نہیں۔ بندر اور خنزیر صفت علماء اور مولویوں نے مسلمانون کی ایک بہت بڑی تعداد کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ ہزاروں کو دہشت گردی کا شکار بنا دیا۔ لاکھوں کے گھر ویران کر دیئے۔ ہمارے ملک ہندوستان کے بعض علماء کا یہ حال ہے کہ ایک مفتی کسی کمپنی سے رشوت لے کر اُس کی مصنوعات کے استعمال کا فتویٰ دیتا ہے تو دوسرا کہتا ہے کہ رشوت کا گنر فلاں خنزیر صفت نے کھایا تو میں کیوں پیچھے رہوں، کوئی تعویذ وگنڈے کی آمد کھا رہا ہے تو کوئی قبر کے چڑھاوے سے توند بڑھا رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی عُلَمَآءُ هُمْ پورا ہوتے ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ رہا ہے۔ ان مولویوں اور مفتیان اور علماء کی مضحکہ خیز اور شرمناک حالت اِس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے حضرت امام مہدیؑ پر نہ خود ایمان لائے اور نہ بہت سے مسلمانوں کو ایمان لانے دیا، جس کی سزا اِن کو ملے گی اور ملتی چلی جائے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِن شریر مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے، کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑ دو گے، اے ظالم مولویو! تم پر افسوس، کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا‘‘ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۱)

اِن ہی مولویوں، علماء اور اسی خصلت کے لیڈروں نے کروڑوں مسلمانوں کو سوائے بے ایمانی، اختلاف، انتشار، کفر کے فتووں اور فیصلوں کے اور کچھ نہیں دیا۔ اور نتیجہ اِنہیں مسلمانون کے محبوب شاعر اقبال کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مسلمانوں اور عالم اسلام کی ہر جہت سے بگڑتی ہوئی صورت حال کی اصلاح کے لئے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر حاضر کے ہر مسلمان کو حکم دیا تھا: اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَبَایِعُوْهُ وَلَوْ عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّهُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المھدی) یعنی جب تم اُسے دیکھو تو اُس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِیْ اِخْتِلَافًا شَدِیْدًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ (سنن ابن ماجہ، کتاب اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی اے مسلمانو! تم میرے بعد شدید اختلاف دیکھو گے، ایسی حالت میں تم میری اور مہدی کے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درد بھری نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے، اُس کو قبول کرو، وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے۔ اُس کے بغیر اُس سے علیحدہ ہو کر ایک ایسے جسم کی طرح ہو، جس کا سر باقی نہ رہا ہو، جس میں بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں۔ مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے بگڑ چکے ہوں، اگر خدا کی قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیوی لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر اُبھرو گے، بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔‘‘

الحمد للہ ہر سال لاکھوں اس حقیقت کو سمجھ کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ باقی مسلمانوں کے لئے بھی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی انہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

کٹک میں بالی یاترہ کے موقعہ پر بُک سٹال

مورخہ ۲۴ رنومبر ۲۰۰۷ ءتا ۲ ردسمبر ۲۰۰۷ ءکٹک شہر میں ہندوؤں کی طرف سے منائے جانے والے بالی یاترا (میلا) میں جماعت احمدیہ کٹک کے زیر اہتمام بک سٹال لگایا گیا جو ہر روز ۴ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک کھلا رہتا تھا۔ جماعتی کتب قرآن مجید کا اڑیہ ترجمہ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے کیسٹ اور اہم سوال و جواب کے کیسٹ ۱۵۰ عدد فروخت ہوئے۔ اسی طرح میلے میں آنے والے افراد سے ہر روز تبادلہ خیال ہوا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دیتے ہوئے دنیا میں رونما ہونے والے فسادات اور مذہبی تفرقوں کو دور کرنے کے لئے اس زمانہ میں خدا کی طرف سے موعود اقوام کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف لوگوں کو دعوت دی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جس کے لئے احباب جماعت نے تعاون کیا فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔ (شوکت انصاری خادم سلسلہ کٹک اڑیسہ)

اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے منعقدہ پروگرام میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کی شرکت

مورخہ ۱۳ رجنوری ۲۰۰۸ ءکو صوبہ ہریانہ کے پانی پت شہر میں منعقدہ ''امبیڈکر سنگھرش سمیتی'' کا ایک جلسہ ہوا۔ تنظیم کے صدر جناب منجیت سنگھ دبا نے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو بھی دعوت دی۔ چنانچہ مرکز احمدیت قادیان سے محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و محترم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر نے شرکت کی۔ پنڈال میں جماعت کے وفد کے پہنچنے پر پُر زور خیر مقدم کیا گیا۔ اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج جیند و حصار نے اسلام کی آپسی بھائی چارے اور محبت کی تعلیم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جماعت کے نمائندگان کی تقاریر سے غیر بہت متاثر ہوئے اور جماعت کے نمائندگان کو اعزازی طور پر سنستھا کی طرف سے تمغے اور سرٹیفکیٹ دیئے۔ اس پروگرام میں چوہدری شام چند سابقہ منتری ہریانہ، تنظیم کے رہنما ماسٹر بلونت سنگھ کے علاوہ ان کے چار ضلعوں کے صدر بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ پروفیسر شمشیر بھنڈیری صدر اقلیتی سماج بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس کے ذریعہ سینکڑوں افراد تک اسلام احمدیت کی پیاری تعلیم کو پہنچانے کا موقعہ فراہم ہوا۔ دُعا کریں۔ اس پروگرام کے اچھے نتائج ظاہر ہوں اس پروگرام میں پریس کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ (ایوب علی خان مبلغ انچارج ہریانہ)

سالانہ اجتماع ناصرات و لجنہ اماء اللہ محبوب نگر و جڑچرلہ

لجنہ اماء اللہ محبوب نگر و جڑچلہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲ ردسمبر ۲۰۰۷ ءکو خاکسارہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک بڑا پنڈال بنایا تھا۔ سب سے پہلے ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام عمل میں آیا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور حمد و نعت کے بعد ناصرات کے مقابلہ جات عمل میں آئے۔ اجلاس کی صدارت دونوں لجنات کی صدرات نے کی۔ یہ پروگرام ٹھیک ۲ بجے تک عمل میں آیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر ساڑھے تین بجے لجنہ کا پروگرام عمل میں آیا۔ مقابلہ جات سے قبل تلاوت قرآن مجید محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے کی اور ترجمہ سنایا۔ حمدِ باری تعالیٰ خاکسارہ اور نعت رسول عزیزہ دُرشہوار نے نہایت ترنم کے ساتھ سنائیں۔ پھر علمی مقابلہ جات شروع ہوئے ۲۰ ممبرات نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اوّل دوم سوم آنے والی ناصرات اور لجنہ کو انعامات دیئے گئے۔ خاکسارہ اور صدر لجنہ جڑچرلہ نے تربیتی اُمور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ پھر تقاریر کیں۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (شکیلہ پروین صدر لجنہ محبوب نگر)

نرملا ضلع وارنگل آندھرا میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۰۷ ءکو جماعت نرملا میں مکرم صدر صاحب جماعت نرملا کے مکان پر ان کی ہی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم حنیف احمد نے کی۔ عزیزم اظہر الدین نے نظم سنائی۔ بعدہٗ نائب انچارج مکرم مرزا انعام اکبر صاحب نے تلگو زبان میں تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے نماز کی اہمیت بیان کی۔ (شیخ اسرافیل معلم سلسلہ نرملا)

اعلیٰ حکام کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۰ رستمبر ۲۰۰۷ ءکو شری بلرام جاکھڑ صاحب گورنر آف مدھیہ پردیش سے ملاقات کر کے موصوف کی خدمت میں ماہانہ ہندی رسالہ راہ ایمان و اردو ماہنامہ مشکوٰۃ پیش کیا۔ اسی روز ایک مسلم سینئر IAS محمد سلمان صاحب سیکرٹری آف PWD بھوپال سے ملاقات کر کے موصوف کو جماعت کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں ''مذہب کے نام پر خون'' و ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' انگلش میں پیش کی گئیں۔ مورخہ ۲۱ رستمبر ۲۰۰۷ ءکو شری آنند راؤ پوار صاحب IPS ڈائریکٹر جنرل آف پولیس مدھیہ پردیش شری وجے رمن صاحب IPS ایڈیشنل DGP مدھیہ پردیش شری اجیت شریواستو صاحب IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس بھوپال کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ مورخہ ۲۳ رستمبر ۲۰۰۷ ءکو شری سشیل کمار شندے جی مرکزی وزیر گورنمنٹ آف انڈیا سے ان کی سرکاری رہائش گاہ میں ملاقات کرتے ہوئے موصوف کی خدمت میں ماہانہ ہندی رسالہ راہ ایمان پیش کیا گیا۔ آپ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ و آندھرا پردیش کے گورنر بھی رہ چکے ہیں۔ جماعت سے بخوبی واقف ہیں۔ اس موقعہ پر موصوف کے پاس شری چندو دائما جی صوبائی صدر کانگریس سیوادل (خدمت کمیٹی) صوبہ مہاراشٹر بھی بیٹھے ہوئے تھے موصوف دائما جی کو بھی جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ مورخہ ۱ ر اکتوبر ۲۰۰۷ ءکو خاکسار نے اپنے چھوٹے بھائی مکرم سلیم احمد سہارنپوری معلم سلسلہ بیاور سرکل کے ساتھ شری نند کشور صاحب IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس اجمیر رینج اور مورخہ ۳ ر اکتوبر کو شری ایس سینگا تھر صاحب IPS سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ضلع اجمیر سے ملاقات کر کے ان دونوں افسران کو جماعت کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا۔ اگلے روز مورخہ ۴ ر اکتوبر ۲۰۰۷ ءکو ہمراہ مکرم نصیر الحق صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج بیاور، شری ہمت سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بیاور سے ملاقات کر کے موصوف کو بھی جماعت کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں بھی جماعت کا لٹریچر پیش کیا۔ دوران ملاقات بعض موقعہ پر حکام کے ساتھ بطور یادگار کچھ تصاویر بھی لی گئیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ تبلیغی مساعی بہت ہی کامیاب رہی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول کر کے اس میں برکت عطا کرے۔ آمین۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

دعائے مغفرت

۱-افسوس کہ ہمارے ایک نہایت ہی مخلص نوجوان مکرم عبد الغنی صاحب جماعت باس جیند سرکل صوبہ ہریانہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اچانک موٹر سائیکل حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف نے ۱۹۹۷ء میں بیعت کی تھی اور جیند حصار بھیوانی کے علاقہ میں متعدد دیہات میں ہمارے مبلغین کرام کے ساتھ تعاون کیا۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ باوجود کم علم کے غیر احمدی مولویوں اور مخالفین کا منہ توڑ جواب دیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ کی طرف سے اکثر رشتہ دار جماعت میں شامل نہیں تھے۔ آپ مضبوطی سے جماعت کے ساتھ وابستہ تھے اور کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے۔ ان کا ہمیشہ جواب ہوتا تھا کہ چاہے سارے رشتہ دار اور برادری مجھے چھوڑ دے تب بھی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے اُن کی بیٹی کی شادی ایک سال قبل ایک نہایت مخلص احمدی نوجوان سے ہوئی ہے جو کہ اس وقت قائد علاقائی کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ موصوف نے اسی رنگ میں اہلیہ اور بچوں کی تربیت کی کہ جماعت کے لئے قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جماعتی کام کے لئے خواہ کبھی ڈرائیور کے طور پر ضرورت پڑتی خواہ کسی اور کام کے لئے فوراً حاضر ہو جاتے۔ ان کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ احمدیت کے رسم و رواج (جو اسلام کے مطابق ہیں) ہمارے ذریعہ ہماری برادری میں شروع ہونگی۔ چنانچہ انکی وفات پر ان کی اہلیہ نے تمام غلط رسم و رواج مثلاً تیسرے دن کی رسم۔ دسویں کی چالیس کی رسم۔ میت پر کپڑے کمبل ڈالنے وغیرہ کو عین جنازہ والے دن بڑی جرأت سے منع کر دیا۔ اور جو غیر احمدی بھی تعزیت کے لئے آتے تھے اُن کو کھلے عام تبلیغ کرتیں۔ رمضان کے شروع میں ہی مکرم عبد الغنی صاحب مرحوم نے اپنا ماہ ستمبر کا مکمل چندہ ہمارے مبلغ صاحب کو بلا کر ادا کیا۔ موصوف نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ شادی شدہ بیٹی اور دو چھوٹے بیٹے جو 2+ اور میٹرک میں زیر تعلیم ہیں چھوڑے ہیں۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے بیٹوں کو اللہ تعالیٰ پڑھائی میں اعلیٰ کامیابی عطا کرے اور ان کا خود کفیل و کارساز ہو۔ (طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند ہریانہ)

۲-محترمہ سعدیہ بی بی صاحبہ اہلیہ نصیب خان آف پنکال بعمر ۷۰ سال مورخہ ۲۰ ردسمبر ۲۰۰۷ ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ خدا کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں۔ موصوفہ بڑی نیک طبیعت خوش مزاج ہر دلعزیز خاتون تھی۔ نماز اور روزہ کی پابند، جماعت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ غریب لڑکیوں کی شادی میں ہر طرح کی مدد کرتی تھیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے۔ (اعانت بدر 100 روپئے)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M)98147-58900
E-mail:jovrav-say@yahoo.co.in
اللہ الیس عبدہ بکاف
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

اعلانات نکاح

☆-مسماۃ امۃ الحفیظ بنت سید ابوالحسن سلیم حیدر آباد کا نکاح ہمراہ مکرم نوید احمد ابن نسیم احمد صاحب حیدر آباد مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۷ء کو 36000 روپے حق مہر پر بمقام مسجد اقصےٰ مکرم محترم حکیم محمد دین صاحب نے ازراہ شفقت پڑھایا۔(اعانت بدر 200 روپے)

☆-اسی طرح مسماۃ امۃ الباری نیرہ بنت مکرم ارشاد حسین احمد سعید آباد حیدر آباد کا نکاح ہمراہ مکرم بصیر احمد ابن منیر احمد صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد 31000 روپے حق مہر پر مورخہ 30 دسمبر 2007ء کو بمقام مسجد اقصیٰ قادیان مکرم محترم حکیم محمد دین صاحب نے پڑھایا۔(اعانت بدر ۲۰۰ روپے)

☆-مورخہ ۲۴ دسمبر ۲۰۰۷ء کو مکرم عتیق الرحمٰن ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ روشن آرہ بیگم صاحبہ بنت تزمل علی خان صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر جناب مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔(اعانت بدر 400 روپے)

☆-مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۷ء کو مسماۃ سیدہ نیلوفر نفیس صاحبہ بنت سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور اڑیسہ کا نکاح مکرم سید امتیاز احمد صاحب ولد سید ظفر الدین صاحب کٹک کے ساتھ بمبلغ 141000 روپے حق مہر پر مکرم مذکر الدین صاحب نے بھونیشور میں پڑھا۔(اعانت بدر 200 روپے)(مینیجر بدر)

☆-عزیزم ڈاکٹر احمد وحید کاشف ابن مکرم سید جاوید انور کا نکاح مکرم نذیر محمد صاحب آف قادیان کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ عطیہ کے ہمراہ بعوض مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں مورخہ ۱۹ اکتوبر بروز جمعہ پڑھا۔(اعانت بدر ۲۰۰ روپے)(سید جاوید انور سیکرٹری اصلاح وارشاد جمشید پور)

☆-مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۰۷ء کو مکرم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم تنویر احمد خان صاحب انجینئر ابن جناب محمد ظفر اللہ خان صاحب آف بھونیشور (اڑیسہ) کا نکاح مکرمہ عائشہ حمد علی بنت جناب آصف علی خان صاحب آف بھونیشور کے ساتھ دو لاکھ ایک صد ایک روپے حق مہر پر اعلان نکاح کیا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپے)(سید انوار الدین احمد سونگھڑہ)

تمام احباب سے جملہ رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا برائے مسجد احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال-پاکستان

جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا آخری جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں شمولیت کے لئے جو جماعت سب سے پہلے قادیان پہنچی تھی وہ دوالمیال کی جماعت تھی جو اپنے امیر مکرم جناب مولوی کرم داد صاحب کی زیر پرستی پہنچی تھی۔ آج ایک سو سال بعد ۲۰۰۷ء میں دوالمیال کی جماعت کو پھر یہ شرف حاصل ہوا کہ ۱۰ افراد کا ایک وفد اپنے امیر کی معیت میں جلسہ قادیان میں شامل ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع چکوال کی مسجد کا مقدمہ تا حال ہائی کورٹ میں چل رہا ہے۔ عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں کرے ۱۹۰۷ء میں یہی احمدیہ مسجد ہماری جماعت کے پاس تھی اور دوالمیال کے ۶۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسجد میں نمازیں ادا کیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کے تصرف میں رہے۔(حاجی ملک عبدالعزیز امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع چکوال)

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت درج ذیل منظوریا عطا فرمائی ہیں:

۱-مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2009-2008ء

۲-مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2009-2008ء

۳-مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت برائے سال برائے 2009-2007ء

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت مفوضہ امور کی انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔

☆-اسی طرح سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب کو افسر جلسہ سالانہ برائے سال 2008ء کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف سے رابطہ کے لئے درج ذیل فون نمبر ہیں: فون نمبر دفتر جلسہ سالانہ: 01872-221641 موبائل فون: 09872008728-

فیکس نظارت علیا کے ذریعہ بھی بھیجی جاسکتی ہے: 01872-220105 (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان منجانب دار القضاء قادیان

جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خلع، طلاق، لین دین، تقسیم ترکہ و جائیداد وغیرہ قضائی معاملات کے تعلق سے جملہ درخواستیں نظامت دار القضاء صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوائی جائیں۔ قاضی صاحبان براہ راست درخواستیں وصول نہ فرمائیں۔ نظامت دار القضاء کی طرف سے معاملات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حالات کا جائزہ لے کر مرکزی/علاقائی/مقامی قاضی صاحبان کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے کہ آئندہ اس طریق کار کی پابندی کی جائے گی۔ جزاکم اللہ

Address : Nazim Darul Qaza, Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian
P.O. Qadian- 143516, Distt. Gurdaspur (Punjab)
Fax : 01872-224299 Mobile : 09815494687

(ناظم دار القضاء صدر انجمن احمدیہ قادیان)

طلباء کے لئے مفید معلومات:

EDUCATIONAL DIRECTORIES AND MAGAZINES FOR STUDENT

1. Educational Directories for career guidance:-

a) A Directory of higher education. (A Malayala Manorama Publication) Price Rs. 100/-

b) SAP Education Directories
Student Aid Publications
E-Mail : stuaid@nda.vsnl.net.in

Note: The above are available at all leading bookshops throughout India.

2. Educational Magazines:-

A) Science Magazines

i) RESONANCE- JOURNAL OF SCIENCE EDUCATION
The Circulation Department,
Indian Academy of Sciences,
C V Raman Avenue, P.B.No. 8005 Bangalore 560080
E-mail : mail@scholarswithoutborders.in

ii) SCIENCE REPORTER
National Institute of Science Communication and Information Resources (NISCAIR).
Dr. K S Krishnan Marg. New Delhi 110012.

B) Current Affairs and for Engineering and Medical Entrance Exams.

i) Current Currents
ii) Physics for you
iii) Mathematics Today
iv) Biology Today
v) Chemistry Today
MTG Learning Media (P) LTD, 406, Taj Apt.
Near Safdarjung Hospital
Ring Road. New Delhi-29
Website : www.mtg.in

C) For Engineering Students and For MBA Aspirants.

i) The Global Educator.(www.theglobaleducator.com)
ii) Advance edge- (www.advancedge.com)
IMS Learning Resources Pvt. Ltd.
Publications Division, E Block, 6th floor.
NCL Bandra Premises, Bandra (E) Mumbai- 400051

D) For School and College Students.

(1) Teacher Plus (www.teacherplus.org)
Circulation Department c/o Spark-India
Plot No. 48 (Cellar) Padma Kamalam APTS
Krishnapuri Colony, West Maredpally
Secunderabad-500026

2) Education Monitor
B-31, South Extension Part-2
New Delhi-110049

3) (a) Education Trend for 9th-10th Class
(b) Education Trend plus for 11th-12th Class
2872,Kucha Chelan, Darya Ganj New Delhi-110002

(منجانب: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تصحیح قطعہ موصیان جماعت احمدیہ ناروے

بدر قادیان مورخہ ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء میں قطعہ موصیان جماعت احمدیہ ناروے کے بارہ میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس میں سال کے اندراج میں سہو ہو گیا تھا۔

''پہلی سطر میں "1988" کو "1991" پڑھا جائے۔

دوسرے پیرا میں ''1990 میں'' کو حذف سمجھا جائے۔ ہم اس سہو کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

(نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جرمن کے تاریخی شہر ''کاسل'' اور ''وابرن'' میں مساجد کا افتتاح

محمود مسجد: جرمن کے تاریخی شہر کاسل میں ''محمود مسجد'' کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کے افتتاح کی تیاری کا آغاز تو تقریباً چار ماہ قبل شروع کر دیا گیا تھا۔ وقت کے قریب آنے پر مسجد کو جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا۔ مہمانوں کے لئے مسجد سے ملحقہ حصہ میں چار بڑے اور چار چھوٹے خیمہ جات نصب کئے گئے۔ مورخہ ۴ ستمبر ۲۰۰۷ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لائے تو واقفین نو بچوں اور بچیوں نے حمدیہ ترانے پڑھ کر اور باقی بچوں نے گلاب کے پھولوں کی بارش اور جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ آسمان سے ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔ دوپہر ایک بج کر تیس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کرائی۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر کی امامت کرائی اور اس طرح اس نئی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس مبارک موقعہ پر حضور انور کے ہمراہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ممبران قافلہ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مربی انچارج صاحب، مبلغین کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ، نیشنل عاملہ کے اراکین، لوکل امراء، دیگر احمدی احباب سمیت کل ۳۴۰ مرد اور خواتین موجود تھے۔ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس موقعہ پر ۲۵۰ نمازیوں کی گنجائش والی مسجد محمود کے اس تاریخی شہر میں تعمیر کے مراحل نیز ۱۹۸۴ء سے یہاں قائم جماعت کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والوں میں اسناد تقسیم فرمائیں اور احباب سے خطاب فرمایا جس میں مساجد کے آداب اور اس کو آباد کرنے کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔ اسکے بعد وقفہ تھا جس میں تمام احباب کو طعام پیش کیا گیا، احباب کے لئے چائے اور شیرینی کا بھی انتظام تھا۔ وقفہ کے بعد حضور انور نے مجلس انصار اللہ لوکل کی جانب سے robin نامی درخت مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں نصب فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندرونی اور بیرونی احاطے کا جائزہ لیتے ہوئے مستورات کی ترف تشریف لے گئے اور کچھ دیر رونق افروز ہو کر بچوں میں چاکلیٹس تقسیم فرمائیں۔ اس مبارک موقعہ پر تین گروپوں کو حضور انور کے ساتھ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت سارے دن کی بارش کے بعد مطلع صاف ہو چکا تھا۔ تقریباً ۴ بجکر ۴۰ منٹ پر حضور انور کا قافلہ وابرن جہاں مسجد بیت المقیت کی تعمیر ہوئی ہے کے لئے روانہ ہوا۔ اس طرح مسجد محمود کا خیر و عافیت سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

بیت المقیت: وابرن (wabern) کا قصبہ مسجد محمود کاسل سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ لوکل عمارت کاسل کا ایک حلقہ بھی ہے یہاں ۱۹۸۳ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ وابرن کے قصبہ میں جماعت کو آج سے تین سال قبل اجازت ملی۔ ۲ سال قبل یہاں مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ بیت المقیت فن تعمیر کے لحاظ سے یوروپ بھر میں اپنی طرز کی پہلی مسجد ہے جو کہ اینٹوں اور مٹی سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہا گر اس کے اندر ایک جگہ کھڑے ہو کر آواز بلند کی جائے تو مسجد کے سارے حصے میں برابر سنائی دیگی۔ اس میں برابر سائز کے دو ہال ہیں جس میں بیک وقت ۱۵۰ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مسجد اپنی طرز کی وجہ سے سیاحوں کو کھینچ لائیگی۔ اور اس اسلام اور احمدیت کے زیادہ سے زیادہ تعارف کا موجب بنے گی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو اور لوگ اس کے ذریعہ سے ہدایت پائیں۔

مورخہ ۴ ستمبر کو حضور انور جب ''مسجد محمود'' کے افتتاح کے بعد مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے لئے شام چار بجکر چالیس منٹ پر وابرن پہنچے تو تقریباً ۲۸۰ مرد و خواتین شرکاء نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ ترانے پیش کئے۔ نیز حضور انور اور بیگم صاحبہ کو گلدستہ بھی پیش کئے۔ محترم امیر صاحب جرمنی اور محترم صدر صاحب حلقہ کے ہمراہ دیگر اعلیٰ عہدے داران نے حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد مسجد کے داخلی دروازے کے ساتھ نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نماز عصر کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ ادائیگی نماز کے بعد بقیہ افتتاحی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والے خوش نصیب احباب میں اسناد تقسیم فرمائیں اسکے بعد حضور انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں رونق افروز ہونے کے دوران نو مبائع خواتین میں الیس اللہ کی انگوٹھیاں و بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔ بعدہٗ بیت المقیت کے خارجی دروازے ساتھ فوٹو بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ مسجد سے ملحقہ حصہ میں احباب و خواتین کے لئے خیمہ جات نصب تھے جہاں ان کی ضیافت وغیرہ کا انتظام تھا۔ حضور انور مردانہ خیمہ میں شرکاء کے ساتھ تیس منٹ تک تشریف فرما رہے۔ اس طرح احباب نے جی بھر کر حضور انور کا دیدار کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا اور پھر قافلے کے ساتھ فرینکفرٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ بابرکت افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆☆☆☆

اوسلو میں وصیت سیمینار

جماعت احمدیہ ناروے نے مورخہ ۶ رجنوری ۲۰۰۸ء کو شام چار بجے وصیت سیمینار منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب نے کی اور جس کا اردو ترجمہ سنایا۔ نارویجن ترجمہ مکرم اسامہ راجپوت نے سنایا۔ درثمین سے چند اشعار خوش الحانی سے مکرم عبد المنعم ناصر صاحب نے سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولانا سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سیکنڈے نیویا نے نظام وصیت کی برکات و اہمیت پر تقریر کی۔ خواجہ عبد المومن نیشنل سیکرٹری وصایا نے شعبہ وصیت کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ جب حضور انور نے تحریک فرمائی تو ناروے میں ۶۵ موصی تھے اور اس وقت حضور انور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ناروے میں موصیان اور موصیات کی تعداد ۲۴۷ ہو چکی ہے نیز انہوں نے حضور انور کا وصیت کے بارہ میں انٹرنیشنل الفضل ۲۰۰۵ء میں۔ سے پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ناروے نے نظام وصیت اور اس کے تقاضے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد احباب جماعت کو نظام وصیت کے بارہ میں سوالات کا موقعہ دیا گیا جن کے جواب مکرم مربی صاحب اور سیکرٹری وصایا نے دیئے۔ آخر میں مکرم ملک محمود احمد ایاز صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ ناروے نے رسالہ الوصیّت سے نظام وصیت کی اہمیت بیان کی اور اجتماعی دعا کروائی۔ اجلاس کے اختتام پر احباب جماعت کو کھانا اور شیرینی پیش کی گئی۔ باوجود برف باری کے ۲۵۰ خواتین و احباب نے شرکت کی۔ خلافت جوبلی سال کا پہلا سیمینار ہر لحاظ سے اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔ الحمد للہ (نیشنل سیکرٹری وصایا خواجہ عبد المومن)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾

(آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16774:: میں اے محمد رفیع ولد مکرم ایس ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔2.5 سینٹ پر ایک پلاٹ ہے۔جس کی قیمت اندازاً 330000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر — العبد اے محمد رفیع — گواہ اے احمد محی الدین

وصیت 16775:: میں ایس ایس سلمہ زوجہ اے محمد رفیع قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی تین عدد چین 105 گرام، کنگن چھ عدد 70 گرام، ایک عدد لاکٹ 25 گرام، ایک جوڑی بالی 8 گرام۔کل وزن 208 گرام۔جس کی موجودہ قیمت اندازاً 160000 روپئے۔ حق مہر 60000 روپے زیورات میں شامل ہے۔نقری پائل ایک جوڑی 80 گرام۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے محمد رفیع — الامۃ وہ ایس ایس سلمہ — گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16776:: میں کے خلیل الرحمٰن ولد اے خواجہ محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان مع زمین 5.25 سینٹ ہے خسرہ نمبر 134/57B میلا پالیم جس کی قیمت اندازاً 210000 روپئے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحمٰن طاہر — العبد کے خلیل الرحمٰن — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16777:: میں ایس ایم ایس صدیق عبدالقادر ولد ایس ایم سید احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/10/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ایس مزمل احمد — العبد ایس ایم ایس صدیق عبدالقادر — گواہ اے عبدالمختار

وصیت 16778:: میں جے ہدایت اللہ ولد اے جمال محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔4.80 سینٹ میں ایک پلاٹ ہے احمد نگر میلا پالیم میں جس کی قیمت اندازاً 168000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 13000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن — العبد جے ہدایت اللہ — گواہ اے رحمت اللہ

وصیت 16779:: میں اے محی الدین علی ولد احمد محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال تاریخ بیعت 1976ء ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان رہائشی 720 مربع فٹ خسرہ نمبر 93/H بمقام میلا پالیم قیمت اندازاً 500000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/6/06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ جے ہدایت اللہ — العبد اے محی الدین علی — گواہ اے عبدالرحمٰن

وصیت 16780:: میں اے نثار محمد ولد ایم عبدالرحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 42 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن میلا پالیم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن — العبد اے نثار محمد — گواہ جے ہدایت اللہ

وصیت 16781:: میں اے محمد نثار ولد اے کے ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن میلا پالیم ضلع تھرنیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1870 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر — العبد اے محمد نثار — گواہ ایم ایس مزمل

وصیت 16782:: میں اے پی انیس احمد ولد اے پی وائی عبدالقادر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائش احمدی ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر — العبد اے پی اے ایس احمد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16783:: میں کے ریاض احمد ولد کے خلیل الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۶ء ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی

حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے خلیل الرحمٰن العبد کے ریاض احمد گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16783:: میں کے دولت نساء زوجہ خلیل الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک عدد نیکلس وزن 20 گرام، ایک عدد چین وزن 20 گرام، بالی ایک جوڑی 11 گرام۔ حق مہر ادا شدہ 3000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے خلیل الرحمٰن الامۃ کے دولت نساء گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16785:: میں وی ایس محمودہ زوجہ اے نثار محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن میلاپالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی کنگن چھ عدد 57 گرام، دو عدد چین 73 گرام، ایک عدد نیکلس 16 گرام۔ کل وزن 146 گرام۔ حق مہر 5000 روپے۔ کل قیمت اندازاً ایک 120000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے نثار محمد الامۃ وی ایس محمودہ گواہ اے رحمان

وصیت 16786:: میں صدیقہ فوزیہ زوجہ کے اے عبدالرحمٰن قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن میلاپالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/6/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ہار چار عدد 162 گرام، کڑا دو عدد 108 گرام، جھمکے تین عدد 52 گرام، نکلس 2 عدد 30 گرام، چوڑی دو عدد 72 گرام، انگوٹھی ایک عدد 8 گرام۔ سبھی زیورات 22 کیرٹ کے ہیں جس کی موجودہ کل قیمت اندازاً 345600 روپے ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: ایک خالی زمین 1¾ سینٹ ہے جس کی موجودہ قیمت 58000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ او ایم مزمل الامۃ صدیقہ فوزیہ گواہ کے اے عبدالرحمٰن

وصیت 16787:: میں ایم کے صدیق احمد ولد ایم کویا مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ مزدوری پیدائشی احمدی ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ والا نچر نگارا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ پانچ سینٹ زمین (آٹھ مرلہ) جو کہ والد صاحب مرحوم کی طرف سے ملی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی العبد ایم کے صدیق احمد گواہ ایم اشرف

وصیت 16788:: میں طاہر احمد کے ایم ولد کے محمد ابراہیم قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی عمر 19 سال ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ Valayanchirangara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی العبد طاہر احمد کے ایم گواہ کے محمد ابراہیم

وصیت 16789:: میں کے ایم نورالدین ولد کے ایم محی الدین قوم احمدی مسلم پیشہ مزدوری پیدائشی احمدی ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ Valayanchirangara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی العبد کے ایم نورالدین گواہ کے ایم محی الدین

وصیت 16790:: میں کے محمد ابراہیم ولد کے ایم ابراہیم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ Valayanchirangara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ پندرہ سینٹ زمین مع رہائش مکان چھ لاکھ روپے اندازاً۔ اس میں ایک لاکھ روپے کی مالک خاکسار کی بیوی کی ہے۔ اور یہ زمین خاکسار کی بیوی کے نام رجسٹر کی ہوئی ہے۔ اور اس میں قریباً چار لاکھ روپے بطور قرض واجب الادا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم طاہر احمد العبد کے محمد ابراہیم گواہ کے ایم ابراہیم

وصیت 16791:: میں ایس ایس تبریز عالم ولد ایس ایم شاہ الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن میلاپالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے بشیر احمد العبد ایس ایس تبریز عالم گواہ اے عبدالرحمٰن

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حالاتِ حاضرہ

امریکی سفارت کاروں کی بڑی تعداد بُش کی پالیسیوں سے خوش نہیں

امریکی سفارت کاروں کی بڑی تعداد عراق میں صرف اس لئے کام کرنا نہیں چاہتی کہ اسے بُش انتظامیہ کی پالیسیوں سے اتفاق نہیں ہے۔ ☆ امریکی سفارتی کور کے تقریباً گیارہ ہزار پانچ سو افراد میں سے چار ہزار دو سو گیارہ افراد کا سروے کیا گیا جس سے پتہ چلا کہ سفارتکاروں میں بددلی اور بے اطمینانی کا اضافہ ہو رہا ہے۔ ☆ سروے میں اڑتالیس فیصد سفارت کاروں نے کہا کہ انہیں عراق جانے میں دلچسپی نہیں ہے کیونکہ عراق کے متعلق امریکی پالیسیوں سے وہ متفق نہیں ہیں۔ ☆ عراق نہیں جانے کی دوسری وجوہات میں سیکورٹی کا مسئلہ، گھر والوں سے دوری اور اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں روکاوٹیں شامل ہیں۔ ☆ اڑسٹھ فیصد سفارت کاروں نے امریکی وزیر خارجہ کونڈالیزا رائس کی طرف سے ملازمین کو جبراً عراق بھیجنے کی تجویز کی مخالفت کی۔ ☆

عراق میں اب تک 3875 امریکی فوجی مارے جا چکے ہیں

مارچ 2003ء میں عراق پر حملے کے بعد سے اب تک وہاں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد تین ہزار آٹھ سو پچھتر ہو گئی ہے۔ امریکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں 8 ملٹری سویلین بھی شامل ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں 3175 فوجی دشمن کے حملوں میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ☆

سعودی باشندے سالانہ ایک ارب ریال کا منرل واٹر پی جاتے ہیں

سعودی عرب کے باشندے سالانہ ایک ارب ریال کا منرل واٹر پی جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق سعودی عرب میں منرل واٹر کی 70 فیکٹریاں ہیں جن میں سے 14 صرف دارالحکومت ریاض میں ہیں۔ ان فیکٹریوں کی مجموعی پیداواری صلاحیت سالانہ پانچ ارب لیٹر سے زیادہ ہے۔ سعودی باشندوں کی جانب سے منرل واٹر کی خریداری پر خرچ کی جانے والی سالانہ رقم کا اندازہ ایک ارب ریال سے زیادہ لگایا گیا ہے۔ مملکت میں اس صنعت کی شرح نمو سالانہ ۵ فیصد ہے۔ ☆

موسم سرما میں سانس اور دل کی بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے

برطانوی طبی ماہرین نے کہا ہے کہ موسم سرما میں سانس کی بیماریوں اور انفیکشن کے باعث دل کے دَورے اور دماغ کی شریان پھٹنے کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ ماہرین نے سردیوں میں سانس کی نالی کے انفیکشن اور سانس کے امراض میں مبتلا مریضوں کی میڈیکل ہسٹری کا جائزہ لینے کے بعد اخذ کیا کہ سانس کی بیماریوں اور دل کے امراض کا آپس میں تعلق ہے۔

اس تحقیق کیلئے فنڈز فراہم کرنے والی برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن نے کہا ہے کہ دل کے امراض پر قابو پانے اور ان میں کمی کیلئے انفلوئنزا، نزلہ و زکام اور سانس کی نالیوں میں انفیکشن جیسے عوارض کا فوری علاج کرانا چاہئے اور اس سلسلے میں ضرورت پڑنے پر ویکسین بھی لینی چاہئے۔ ۞۞

تاریخ میں اس کی مثال شاید ہی کہیں ملے کہ کسی اگزیکیوٹو حکومت نے اس طرح عدالت عالیہ کی متفقہ سفارش کو ٹھکرایا ہو

۲۳ مارچ جسے یومِ پاکستان کے طور پر یاد کیا جاتا ہے، یعنی اسی دن قائداعظم محمد علی جناح نے ایک مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا تھا، جنرل ضیاء نے اعلان کیا کہ وہ انتخابات کو ملتوی کرنا چاہیں گے اور دوسرے دن سپریم کورٹ نے اس کی توثیق بھی کر دی۔ اگرچہ میرے والد کی عرضداشت عدالت نے مسترد کر دی تھی لیکن متفقہ رائے سے یہ سفارش بھی کی تھی کہ سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد ایک بار پھر امید جاگ گئی تھی لیکن اب بھی پورا معاملہ ضیاء کے رحم و کرم پر ہی تھا۔

تب ۷ دن باقی تھی لیکن ان ۷ دنوں میں میرے والد کو قتل سے بچانے کے لئے کوئی بھی ضیاء کو ہموار نہیں کر سکا۔ دراصل ضیاء نے یہ ٹھان لیا تھا لہٰذا اس پر کسی کی بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تھا۔ ایک متنازعہ فیصلہ جس کے خلاف ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستانی شہریوں کی تین چوتھائی آبادی یعنی ہر چار افراد میں سے تین میرے والد کی سزائے موت کے خلاف تھے لیکن وہی ہوا جو ضیاء کی خواہش تھی۔ تاریخ میں اس کی مثال شاید ہی کہیں ملے کہ کوئی اگزیکیوٹو حکومت نے اس طرح عدالت عالیہ کے متفقہ سفارش کو ٹھکرایا ہو جس طرح ضیاء نے میرے والد کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کی سپریم کورٹ کی سفارش کے ساتھ کیا تھا اور نہ ہی بر صغیر کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے کہ کسی نے قتل کے لئے اس طرح کی کوئی سازش کی ہو۔

ضیاء پر بیرون ممالک سے بھی دباؤ تھا اس سلسلے میں مختلف ممالک کے دفاتر سے ضیا کے لئے پیغامات آتے تھے۔ برطانوی وزیر اعظم کالاغان نے تین مرتبہ رحم کی درخواست کی تھی، امریکی صدر جمی کارٹر نے اپیل کی تھی حتیٰ کہ مملکت سعودی عربیہ کے بنیاد پرست حکمران نے بھی اس میں مداخلت کی اور دوبارہ ضیاء کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ☆

(بے نظیر کی کتاب "ڈاٹر آف دی ایسٹ" سے ایک اقتباس)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر: 16

ایمان مکمل ہوگا۔ پس مومن کا کام ہے کہ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہمیشہ ہی انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ پس یہ عدل کرنے کی اتنی پیاری تعلیم ہے جو قرآن کریم کا ہی خاصہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر حکمت کے معنی دانائی اور علم کے ہیں۔ یعنی آنے والا رسول علم کو کامل کرے گا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنی ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتیں اور احسان پورے کر دیئے پس اس عظیم رسول پر اس پُر حکمت تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے کامل کر دیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن شریف میں تمام علوم کے کامل اور مکمل ہونے کے متعلق نیز اس زمانے میں پوری ہونے والی چند قرآنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس خدائے علیم و خبیر نے وہ باتیں اپنے رسول کو بتائیں جس کو ماضی قریب کا بھی کوئی انسان قیاس نہیں کر سکتا تھا۔ مثلاً سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ○ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۔

ترجمہ: وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سرِ دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

پس اس میں دو سمندروں کو ملانے کا ذکر ہے اور نشانی یہ ہے کہ اس میں سے موتی نکلتے ہیں یہ نہر سویز اور پانامہ ہیں جو سمندروں کو ملانے والی ہیں۔ پھر کائنات کے وجود میں آنے کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اَوَلَمْ یَرَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ۔ (انبیاء: 31) ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ فرمایا پس یہ علم چودہ سو سال سے قرآن کریم میں محفوظ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوا اور آج اس کا نظریہ دنیا کے مختلف سائنسدان پیش کر رہے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (ذٰریٰت: 48) یعنی ہم آسمان کو ایک خاص قدرت دینے والے ہیں اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔ اور آج سائنسدان اس نظریہ کو تسلیم کر رہے ہیں اور اس بات کا سب سے پہلا تجربہ ایک سائنسدان ایڈون ہربل نے کیا تھا۔

پس یہ ہے اس کتاب کی خوبصورتی کہ ہر نئی دریافت کا ذکر بلکہ وضاحت خدا تعالیٰ کی اس کتاب میں موجود ہے۔ اب انسان کی بنائی ہوئی کتابیں اس کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرعی احکامات کی حکمت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے نماز کی حقیقت بیان فرمائی جو قرآن میں موجود ہے کہ وہ بُری باتوں اور بے حیائی سے روکنے کا ذریعہ ہے اور اگر کوئی نمازی بُری باتوں سے نہیں رُکتا تو سمجھنا چاہئے وہ صحیح رنگ میں نماز ادا نہیں کر رہا۔

دنیا کے ہر فساد کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ضروری ہے اور تعلق باللہ کے لئے عبادت ضروری ہے اور عبادت کے معیار حاصل کرنے کے لئے نماز ذریعہ ہے۔ فرمایا: اور اس کے ذریعہ ہی تم برائی سے دُور رہو گے اور اس مقصد کو حاصل کرو گے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ ایک اور پُر حکمت قرآنی تعلیم جھوٹ نہ بولنے کے متعلق ہے کہ وہ بت پرستی کے مترادف ہے اور جھوٹ کو انسان بت بناتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ہم اس عظیم رسول کی لائی ہوئی پُر حکمت تعلیم کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنائیں گے تب تک ہم اس پُر حکمت تعلیم سے حصہ پانے والے نہیں بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ۞۞

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel.Fax:(0091)1872-220757
Tel.Fax:(0091)1872-221702
Tel. (0091)1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAT OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. RN61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian 143516 Dt.Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 Thursday 24th January 2008 Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air 20Pounds or40 U.S.$
30 Euro
By Sea 10 Pounds or 20 U.S.$

قرآن کریم کی تعلیم ہی ایسی پُر حکمت تعلیم ہے جو معاشرہ میں قیام عدل کے لئے راستے دکھاتی ہے

یہ ایک ایسی پُر حکمت تعلیم ہے کہ اگر اس پر عمل کیاجائے تو معاشرہ کے مسائل حل ہوجائیں اور بین الاقوامی مسائل حل ہوجائیں

جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی پُر حکمت تعلیم کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنائیں گے تب تک ہم اس پُر حکمت تعلیم سے حصہ پانے والے نہیں بن سکیں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رجنوری 2008 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیتِ قرآنی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (بقرہ: 130) کی تلاوت کی پھر فرمایا: یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی وہی مضمون ہے جو گزشتہ خطبوں سے چل رہا ہے اس میں آج جو میں بیان کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا میں جو تیسری چیز مانگی تھی وہ حکمت تھی یعنی اَے خُدا وہ رسول جس پر تو کتاب اتارے، جو تیری تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والا ہوگا وہ حکمت بھی سکھائے۔ حکمت کے مختلف معنی ہیں۔ حکمت کے معنی انصاف، عدل، حلم، عقل، دانائی اور کسی چیز کو صحیح جگہ استعمال کرنے اور مناسب حال کام لینے کے ہیں۔ فرمایا: اس حکمت کے لفظ کو عظیم رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور آپ کی لائی ہوئی کتاب، جس کی تعلیم تا قیامت رہنے والی ہے کے حوالے سے بیان کرونگا۔ پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ آنے والا رسول انصاف اور عدل کو قائم کرے گا اور عدل اور انصاف کی تعلیم بھی دے گا کیونکہ حکمت کے ایک معنی عدل اور انصاف کے ہیں۔

فرمایا: اس آیت میں اس بات کا اعلان ہے کہ اس دُعا کی قبولیت کے نتیجہ میں وہ رسول مبعوث ہو چکا ہے، کتاب بھی اس پر نازل ہوچکی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جو پُر حکمت تعلیم سے بھری پڑی ہے۔ یہ رسول اس کتاب کی تمہیں حکمت سکھاتا ہے اور تا قیامت سکھاتا چلا جائے گا یعنی اس کتاب میں عدل سکھایا گیا ہے اور تا قیامت یہ کتاب عدل کی تعلیم پر مہر ہے اور اس عظیم رسول کا اُسوہ حسنہ بھی وہ عظیم مثالیں قائم کر رہا ہے جس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا لیکن خدا تعالیٰ نے راستے بتا دیئے کہ اپنی انتہائی استعدادوں کے مطابق اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے بغیر تم وہ معیار حاصل نہیں کر سکتے جو اس عظیم رسول کی اُمت میں رہنے والوں کو حاصل کرنے چاہئیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے عدل و انصاف کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند واقعات بیان فرمائے جن میں آپؐ نے عدل و انصاف کی عظیم الشان مثالیں قائم کیں اور جو ایمانوں میں مزید اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے عدل و انصاف کے متعلق قرآنی تعلیمات بیان فرمائیں۔ چنانچہ حضور انور نے آیت: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥ پیش کی۔

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

فرمایا یہ ایک ایسی پُر حکمت تعلیم ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو معاشرہ کے مسائل حل ہو جائیں اور بین الاقوامی مسائل حل ہو جائیں۔ وہی عدل ہے جس میں نیکی کے معیار بڑھیں اور عدل کے بعد محبت اور پیار پیدا ہو اور برائیوں سے بچنے کی معاشرہ کوشش کرے اور جب برائیوں سے بچیں گے تو پھر عدل کے مزید نئے معیار قائم ہونگے۔ حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ عدل صرف بدلہ لیکر ہی قائم نہیں ہوتا بلکہ بعض حالات میں احسان کرنے سے اور مزید پیار اور محبت کے جذبات سے ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے برائیوں کو چھوڑنے اور نیکیوں پر قائم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ صرف عارضی بدلہ لے لینا اور کسی کو سزا دے دینا دُنیاوی عدل تو ہیں مگر خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق یہ عدل نہیں ہے کیونکہ ان سے بعض اوقات اصلاح نہیں ہوتی بلکہ دشمنیاں ناراضگیاں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور کینہ اور بغض بڑھتے ہیں۔ پس عدل وہ ہے جس کا فیصلہ موقع اور محل کی مناسبت سے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ نیکی کے مقابلہ پر نیکی کرو اور اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقعہ ہو تو وہاں احسان کرو اور اگر احسان سے بڑھ کر قریبیوں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا موقعہ ہو وہاں ہمدردی سے نیکی کرو۔ اور اس سے خدا تعالیٰ منع فرماتا ہے کہ تم حدود اعتدال سے آگے گزر جاؤ یا احسان کے بارے میں منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرے یعنی یہ کہ تم بے محل احسان کرو یا برمحل احسان کرنے سے دریغ کرو یا یہ کہ تم محل پر ایتاءِ ذی القربیٰ کے خلق میں کچھ کمی اختیار کرو۔ یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو۔ اس آیتِ کریمہ میں ایصال خیر کے تین درجوں کا بیان ہے۔ اوّل یہ درجہ کہ نیکی کے مقابلہ پر نیکی کی جائے اور یہ کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس انسان بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ وہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرتا رہے۔ دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرے اور بغیر کسی حق کے اس کو فائدہ پہنچانا، اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے۔ اور احسان میں ایک کمی یہ ہے کہ احسان کرنے والا اپنے احسان کے بدلہ میں کم سے کم شکریہ یا دُعا چاہتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے احسان کرنے والے کو ڈرایا ہے کہ اَے احسان کرنے والو اپنے صدقات کو جنکی صدق پر بناء چاہئے احسان یاد دلانے اور دُکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔ تیسرا درجہ ایصال خیر یہ ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچے سے محض ہمدردی سے نیکی کرتی ہے۔

ان تمام نیکیوں کو خدا نے موقع اور محل پر استعمال کرنے کی تاکید کی ہے پس جب یہ نیکیاں اپنے وقت پر نہیں ہونگی تو بجائے عدل کے بدیاں بن جائیں گی یعنی فحشاء ہو جائیں گی اور بجائے ایتاءِ ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا۔

پس یہ پُر حکمت تعلیم ہے قرآن کریم کی، جو معاشرہ میں قیام امن کے لئے مزید راستے دکھاتی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید باری تعالیٰ کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے اور اس کے لئے جو انسانی سوچ ہے اس میں عدل کا عنصر پیدا کرنا ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (مائدہ:۹) یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ تو یہ ہے عدل اور انصاف کی خوبصورت تعلیم۔ پہلی بات یہ بتائی کہ اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو مومن تو ہمیشہ انصاف کی تائید میں کھڑا ہوتا ہے اس کا کام تو عدل کا قیام ہے اگر ایسی سوچ رکھتے ہو تو ہی

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں